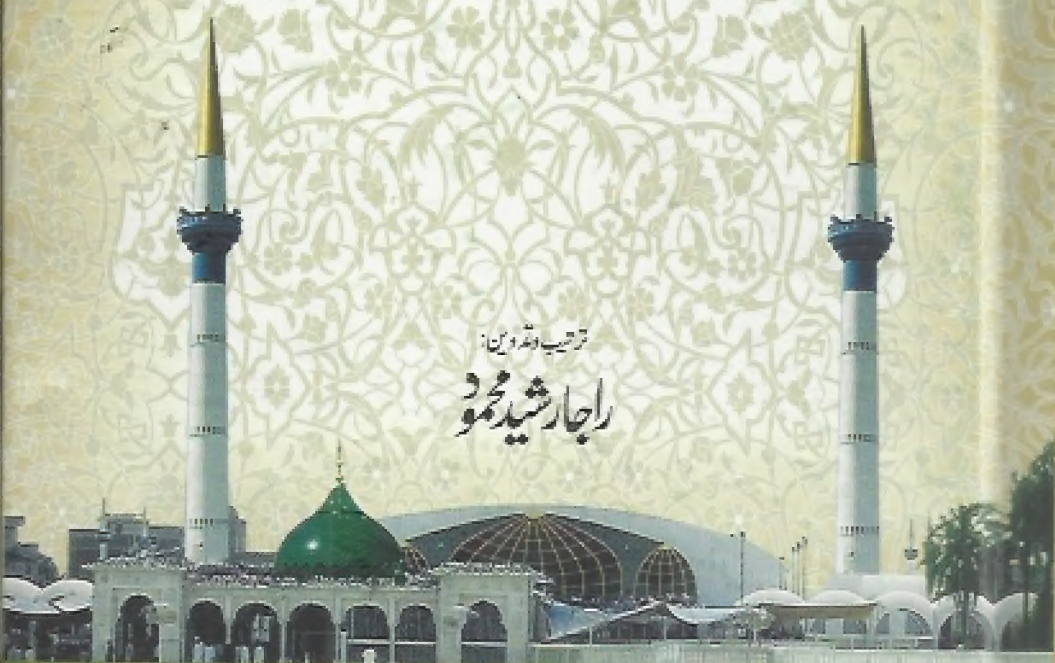


# ندرداتا

ترتيب و تدوين:

راجا رشيد محمد



# نذر داتا

(سید مجتبیٰ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ ہائے عقیدت)

ترتیب و تدوین:

راجا رشید محمد

(مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور)

ناشر:

شان میران ویلفیئر ٹرسٹ

177- شادمان 1 - لاہور



# نذر داتا

(مناقب داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا ایک اور مجموعہ)

مرتب: راجا رشید محمود

کمپیوٹرنگ / ڈیزائننگ: اظہر محمود (مدنی گرافکس)

پروف خوانی: راجا اختر محمود

مدنی گرافکس (پرنٹرز/پبلشرز)۔ ایک روڈ۔ لاہور

اول: (۲ فروری ۲۰۱۰ء / ۷ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ)

عقیدت اولیاء اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

شائع کردہ:

کرنل ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری

بانی شان میراں ویلفیئر ٹرسٹ

راجا رشید محمود

راجا رشید محمود

راجا رشید محمود

ڈاکٹر نور شہد رضوی

ڈاکٹر افضل احمد انور

افضل احمد انور

طارق سلطان پوری

طارق سلطان پوری

طارق سلطان پوری

محبوب الہی عطا

محبوب الہی عطا

محمد شیر رازی

پروفیسر محمد عباس مرزا

ربیع الدین ذکی قریشی

ذکی قریشی

ذکی قریشی

واحد امیر

عقصر چاودہ جشی

سلطان محمود

اکرم تحفہ فارانی

ناقیب علوی

محمد شہزاد احمد دی

صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری

سب سے بڑا ہے سید جہوڑ کا خدا (حمد)

داتا کو رب نے کر دیا عالی جناب بھی (حمد)

صیب خالق غفار علیہ السلام مانا جان داتا کے (نعت)

ضمیمہ دہر کا اظہار سید جہوڑ

داتا صاحب

لطف نعر نیکراں ہے سید جہوڑ کا

پرتو حسن رخ محبوب داتا گنج بخش

سرگودہ اصفیا و اولیاء میں گنج بخش

فرد آل احمد مختار علیہ السلام داتا گنج بخش

اللہ دے یہ لطف و عطا کا عالم (رباعیات)

ہر عکس ترا کیوں نہ ہو محو پرواز

انوار کی برسات ہوئی جاتی ہے (رباعیات)

میان کفر ستائش گر خدا ہوں

اس پہ ہی افشا ہوئے اسرار داتا گنج بخش

فیض جب داتا سے اجیرنی نے پایا تو کہا

سید جہوڑ کا ہوں مستقل ادنی گدا

اے خلق کے خدوم!

وہ حق سے پایا عروج تو نے جسے نہیں ہے زوال داتا

بھرا ہوں آپ نے میرا تہی دامن داتا جی

یہ رفاقت یہ تعلق یہ کمال عاشقی

جلوہ گر لاہور میں ہے تاجور جہوڑ کا

منظر نور خدا انوار داتا گنج بخش

صاحبزادہ محمد محبت اللہ نوری

مسلم لٹل خالق سے ہے عصمت میرے داتا کی

۵۲۵۱ صدر بزم اولیا میں گنج بخش  
 ۵۳۵۳ ترا خیال ہے دل میں بسا ہوا داتا  
 ۵۵ کعبہ حبیبہ امیر کو دربار ہے تیرا  
 ۵۶ میں ہوں تیرا گدا میرے داتا پیا  
 ۵۷ میں کیا بتاؤں کہ کیا تجھ میں ہے مرے داتا  
 ۵۹۵۸ جہان اولیا میں ہے الگ معیار داتا کا  
 ۶۰ نقش جو ہے جاوداں ہے سید جھوڑ کا  
 ۶۱ لکھ بہ لکھ دم بہ دم تیرے حضور و حیات  
 ۶۲ سے گساروں کے لیے ساقی سر شام آ گیا  
 ۶۳۶۳ سرور دیں ﷺ کی عطا ہے بارگاہ گنج بخش  
 ۶۴۶۵ مطلع صبح طریقت گنج بخش  
 ۶۸۶۷ دیار بند کے ظلمت کدے میں اہل یقین  
 ۶۹ ہوئی مشہور تیری گنج بخش  
 ۷۰ اس عنایت کا کروں میں شکر یہ کیونکر ادا  
 ۷۱ گنج بخش کے لیے بھیجا خدا نے آپ کو  
 ۷۲ علی جھوڑی نے اخلاق کی مشعل جلائی ہے  
 ۷۳۷۴ حامد رحمان ہیں داتا حضور  
 ۷۶۷۵ میرے داتا پیا  
 ۷۸۷۷ مخزن ایمان ہیں داتا گنج بخش  
 ۷۹ لاہور! تیرے سر پہ "چھتر چھاں" ہیں گنج بخش  
 ۸۰ تاجدار اولیا و اصفیا ہیں گنج بخش  
 ۸۱ آپ کا درس صداقت عام داتا گنج بخش  
 ۸۲ روح پرور آستان داتا علی جھوڑ کا  
 ۸۳۸۴ ظلمتوں میں مطلع عرفان داتا گنج بخش  
 ۸۵ رہنمائے بزم الفت سید جھوڑ ہیں  
 ۸۶ ہیں جہاں میں منبع انوار داتا گنج بخش

محبت اللہ نور  
 فیض رسول فیضان  
 رسول فیضان  
 رسول فیضان  
 سحر بانوی  
 قیام  
 قیام  
 قیام  
 قطب الدین فریدی  
 غلام زبیر نازش  
 اودہ حمید صابری  
 حسین چودھری  
 شیف نازش قادری  
 مصلی امیر  
 مصلی امیر  
 کرم سعیدی  
 انجم عاجز قادری  
 قادری  
 قادری  
 نذیران  
 حسرت امرتسری  
 مول ساقی  
 احمد قادری  
 احمد قادری  
 احمد قادری

۸۷ بند میں ہیں فقر کی اک شان داتا گنج بخش  
 ۸۸ شاہد حسین شاہد  
 ۸۹ سرور حسین نقشبندی  
 ۹۱۹۰ محمد شہزاد امجدی  
 ۹۲ محبوب الہی عطا  
 ۹۳ ضیائی الدین  
 ۹۵۹۳ طارق سلطان پوری  
 ۹۷۹۶ ذاکر انصاف احمد انور  
 ۹۹۹۸ قاری غلام زبیر نازش  
 ۱۰۰ بچہ آصف بشیر پشٹی  
 ۱۰۲۱۰۱ بچہ آصف بشیر پشٹی  
 ۱۰۳۱۰۳ میاں تنویر قادری  
 ۱۰۵ عقیل اختر  
 ۱۰۶ کرنل راجا شہد مست قادری  
 ۱۰۷ راجا شہد محمود  
 ۱۰۸ راجا شہد محمود  
 ۱۰۹ راجا شہد محمود  
 ۱۱۰ راجا شہد محمود  
 ۱۱۱ راجا شہد محمود  
 ۱۱۲ راجا شہد محمود  
 ۱۱۳ راجا شہد محمود  
 ۱۱۴ راجا شہد محمود  
 ۱۱۵ راجا شہد محمود  
 ۱۱۷۱۱۶ راجا شہد محمود  
 ۱۱۹۱۱۸ راجا شہد محمود

راہ حق ہم کو دکھائی سید جھوڑ نے  
 دم بہ دم کرتا ہوں مدحت سید جھوڑ کی  
 حاضر ہے تیرے در پہ گدا - سید جھوڑا  
 داتا کے در پہ بارش انوار دیکھیے  
 فیض دنیا میں عام تیرا ہے  
 تذکرہ ہے مرشد عالم جہاں کے سچ کا  
 سوچوں سے بھی آگے ہے رتبہ مرے داتا کا  
 خدا کے نور سے روشن ہے جلوت میرے داتا کی  
 جو لے کر نور سرکار جہاں ﷺ سے رنگ و نور آئے  
 وہ جس نے سید جھوڑ سے دل سے محبت کی  
 نور چشم احمد مختار ﷺ داتا گنج بخش  
 برکس و ناکس پہ فیضان و عنایت مرحبا  
 کرم فرما آ کر داتا رہا ہے  
 چاہتے ہیں سب کی نبی بہبود مقصود اہم  
 یوں رب نے اونچا فرمایا اقبال علی جھوڑی کا  
 عطاءے سرور گل ﷺ سے ہیں اونچی شان کے داتا  
 اختیار و اختیار کے ہیں رہبر ابوالحسن  
 لطف کے شفقت کے خور گنج بخش  
 حاجت ہے لطف وافر داتا حضور کی  
 دیار غزنی سے ابور آنا فیض عالم کا  
 خواہش یہ ہے کہ شعر پر ہو صدا گنج بخش  
 ہر خبر رکھتے ہیں داتا آپ نزد و دور کی  
 عطا ہے نبی ﷺ کی سخاوت کسی کی  
 سید جھوڑ کی نسبت کا پایا یہ اثر



۱۲۰	کھنکھ کی تعریف میں حمیری یا داتا جھویری	امین خیال
۱۲۱	منقبت کھنکھ علی گھوڑی دی	سلیم کاکڑ
۱۲۲	میں چوں توں چہ گھنکھ ساں آپ دی قاصد ندا	سائیں بشیر باوا
۱۲۳'۱۲۴	داتا پیر تیرے لاہور وچ غوث قلب بدل پئے گھمدے نیں	محمد اقبال دیوانہ

۸۷	نذر داتا (حرف مرتب)
۱۲۶'۱۲۵	کشف الصوف (مقالہ) راجا رشید محمود
۱۲۷	اشاریہ منقبت گویان داتا (مرتب)
۱۲۸	راجا رشید محمود کی مطبوعات

درج ذیل صفحات پر کچھ شعرا کے مزید منتخبہ اشعار ہیں:

صفحہ ۹۹	حافظ مظہر الدین
صفحہ ۹۰	شورش کاشمیری
صفحہ ۲۷'۲۱	عبدالمقیم طارقی سلطانپوری
صفحہ ۵۲'۵۰	صاحبزادہ مفتی محمد محبت اللہ نورکی
صفحہ ۲۸'۲۵	رفیع الدین دکنی قریشی
صفحہ ۲۸	محمد شہزاد چندی
صفحہ ۵۴	پروفیسر فیض رسول فیضان
صفحہ ۶۲	سچ زادہ حمید صابری
صفحہ ۶۸'۶۳'۵۹'۶۴'۷۷'۷۸'۷۹'۸۰'۸۱'۸۲'۸۳'۸۴'۸۵'۸۶'۸۷'۸۸'۸۹'۹۰'۹۱'۹۲'۹۳'۹۴'۹۵'۹۶'۹۷'۹۸'۹۹'۱۰۰	راجا رشید محمود

☆☆☆☆

# نذر داتا رحمہ اللہ

☆ ایک حق شناس ہستی..... جس نے اپنی دولت حق ربی کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اسے کفرستان ہند کے باسیوں میں باقت دیا۔

☆ ایک فنا فی اللہ بندہ..... جس کا دل وصل ذات کی لذتوں سے بہرہ مند تھا۔ جس کے سر پر طریقت کا ایسا تاج زرفشاں تھا جس سے نور شریعت کی کرنیں پھوٹی تھیں۔ جس کی آنکھیں لوگوں کے باطن میں جھانک سکتی تھیں۔ جس کی زبان کائنات کے اسرار و غوامض کی گرہیں کھولتی رہی۔ جس کے ہاتھ گرتے ہوؤں کو سہارا دیتے تھے۔ اور جس کے قدم انسانیت کی بھلائی کی خاطر اٹھتے رہے۔

☆ ایک سراپا اخلاص شخص..... جس نے اپنے حالات حیات تک کو اخفا کی گھٹیا میں نظر بند رکھا لیکن عرفان الہی کے پیغام کو اپنی گفتار اور گفتار سے زیادہ کردار کے ذریعے اہل ہند کے دلوں میں رائج کیا۔

☆ تبلیغ اسلام کا ایک بطل جلیل..... جس نے محبت اور انسانیت کے گلستان معانی سے رشد و ہدایت کی خوشبو پھیلائی جس نے راہ گم کردہ کو راہ تسلیم و رضا دکھائی۔ جس نے خود ساختہ "خداؤں" کے پتھل میں قید لوگوں کو آزادی والا کڑ تڈپڑ و تفکر کی وساطت سے اصل تخلیق کار کے در پر جھلکا سکھایا اور سمجھایا کہ یہ سرگندگی ہی درحقیقت دُنیوی و عبقی میں سرفرازی و سر بلندی کا واحد ذریعہ ہے۔

☆ ایک صاحب دل فرد..... جو افراد کے دلوں کو مستخر کرتا گیا انھیں سینات سے بچاتا اور حسنت کی راہ پر چلاتا رہا۔ جس کی تعلیمات نے راتنی دُنیا تک کے لیے حجابات ذات اٹھا دیے اور کفر و ضلالت کے پردے فاش کر دیے۔ وہ کشف راز ہائے دروں رہا۔

دانش کا ایک کوہِ گراں ..... جو علم کی پہنائیوں اور عظمت و جہالت کی  
تنگنائیوں کا حقیقت آشنا تھا۔ جس نے علم معرفت کو اپنے افکار کے ذریعے متاثر کیا  
حق کے لیے پانی کر دیا۔ منتقدین کے نظریات جس کی رگ رگ میں رچ چکے تھے اور  
اس نے خزانہ علم کا منہ ”کشف المحجوب“ کے ذریعے کھول دیا۔ جس نے رہ نور دوں اور  
سائلوں کے لیے درپردہ حقیقتوں سے شناسائی کے راستے نکالے۔

جسے خزانہ غیب سے اتنا کچھ عطا ہوا کہ ۹۶۶ برس کی شانہ روزِ داد و دہش نے  
اس کی ”حنج بخش“ میں کمی نہ آنے دی بلکہ اس میں روز افزوں اضافے ہو رہے ہیں۔  
حاجت مند یاں اس کے دروازے کو چھوتی اور دعائیں اس کے روئے سے سُس ہوتی  
ہوئی بابِ استجاب تک رسائی پالیتی ہیں۔ آج بھی روز و شب کے سب لمحے اس کے  
درجہ و سخا کی کرم نمایوں کے شاہد ہیں۔ ان رگت ہاتھ اس کے روئے کے گرد دعا کو  
اٹھے ہوئے نظر آتے ہیں لاتعداد اس کی عظمت کے احساس سے جھکے ہوئے دکھائی  
دیتے ہیں اور لاکھوں زبانیں اس سے استمداد کی خواہاں ہیں۔

ان میں سے ۱۳۲۔ آوازیں جن میں عقیدت کا ردِ ہم محبت کی موسیقیت شعر  
و سخن کا آہنگ تھا اور ”سید مجبور“ سے نظیر کرم کی درخواست تھی احقر نے ۲۰۰۶ میں  
”مناقب سید مجبور داتا گنج بخش“ کے نام سے مرقبہ کیں اور شانِ میراں و یلفیہ  
ٹرسٹ نے ۲۰۸ صفحات پر چھاپ دیں۔ اب پھر کچھ منتظمتیں نذر اہل محبت ہیں۔

راجا رشید محمود

مدبر اعلیٰ ماہنامہ ”نعت“

خیبر میں سید مجبور نعت کونسل

انکسٹر سول ایجوکیشن اکیڈمی، لاہور

042-37463684

0313-6692530

0313-6692530

## حمدِ خدائے سید مجبور

سب سے بڑا ہے سید مجبور کا خدا  
سب کا خدا ہے سید مجبور کا خدا  
ہر ملکِ دل کا مملکتِ جان و روح کا  
فرماں روا ہے سید مجبور کا خدا  
جو شخصِ دل سے سید مجبور کا ہوا  
اس کا ہوا ہے سید مجبور کا خدا  
راضی ابوالحسن نہیں جس بد نصیب سے  
اُس سے خفا ہے سید مجبور کا خدا  
وحدت کا جس کی درس دیا گنج بخش نے  
وہ کبریا ہے سید مجبور کا خدا  
مشکل جو ہو وساطتِ داتا سے تم بتاؤ  
مشکل کشا ہے سید مجبور کا خدا  
محمود ہم سے بندے تو سب ہیں فنا نصیب  
اصل بقا ہے سید مجبور کا خدا

راجا رشید محمود



داتا گنج بخشؒ کے حوالے سے

## حمد خالق و مالک

قرآن سے وہ جو کرتے رہے اکتساب بھی  
 داتا کو رب نے کر دیا عالی جناب بھی  
 تصنیف داتا اس طرح ہے مستجاب بھی  
 عرفان رب کے اس میں کھلے ہیں حجاب بھی  
 دربار گنج بخشؒ میں آ کر پتا چلا  
 دیتا ہے بے طلب بھی خدا بے حساب بھی  
 جُجویری تھے جو تابع احکام کبریا  
 تابع ہیں ان کے نعم و مہ و آفتاب بھی  
 مجدد جناب سید جُجویریؒ (سید علی) ہی تو تھے  
 جن سے خدائے پاک ملا بے حجاب بھی  
 توحید کا سبق دیا داتا حضورؐ نے  
 ہم نے عبودیت کا پڑھا یوں نصاب بھی

جو چاہے کر تو سید جُجویریؒ سے سوال  
 آئے گا تجھ کو عرش خدا سے جواب بھی  
 تصنیف گنج بخشؒ میں جو کچھ ہوا بیاں  
 توحید کا وہی تو ہے لُب لباب بھی  
 داتا کے مانا جان (سید علی) کی شفقت سے رب کرے  
 یوم نجات ہو مرا یوم الحساب بھی  
 ہم نے جو بُو الحسنؒ کا وسیلہ لیا تو رب  
 بخشے گا ہم سے عاصیوں کو بے حساب بھی  
 داتا کے در پہ جس نے کلام خدا پڑھا  
 اُس نے مزا بھی لے لیا پایا ثواب بھی  
 محمودؑ اب کے بھی تو در رب پہ جائے گا  
 تعبیر یاب داتا کریں گے یہ خواب بھی

راجا رشید محمودؒ

## نعت محبوب خالق

حبیب خالق غفار نانا جان داتا کے  
نبی الانبیاء سرکار نانا جان داتا کے  
کرم فرما و رحمت بار ہیں داتا کی نگری پر  
جناب احمد مختار (رحمۃ اللہ علیہ) نانا جان داتا کے  
علیٰ بُجوری دریائے عطا و مرحمت یوں ہیں  
کرم کے ہیں ہم زخار نانا جان داتا کے  
ملا ہے اولیاء میں سید بُجوری کو رتبہ  
نبیوں کے جو ہیں سردار نانا جان داتا کے  
عطا کرتے ہیں داتا کے غلاموں کو شہنشاہی  
شرِ طیبہ شرِ ابرار (رحمۃ اللہ علیہ) نانا جان داتا کے  
بلا لیتے ہیں داتا کے کہے پر مجھ کو طیبہ میں  
سخا کیش و کرم کردار نانا جان داتا کے  
ثنا گویان داتا کی نہ کیوں محمود ہو بخشش  
شفاعت کے ہیں منصب دار نانا جان داتا کے

راجا رشید محمود

## نذر داتا

ضمیمہ دہر کا اظہار سید بُجوری  
سپاہ عشق کے سالار سید بُجوری  
جہاں میں چار طرف تیرگی اُمدتی ہوئی  
اور اُس میں نور کا مینار سید بُجوری  
لگا رہے ہیں گہر معرفت کے صدیوں سے  
مثالِ ابر گہر بار سید بُجوری  
دلوں میں آج تلک دائرے بناتے ہوئے  
رواں ہیں صورت پرکار سید بُجوری  
وہ جن کا خامہ نظر کے لیے ہے کشفِ حجاب  
امین و کاشفِ اسرار سید بُجوری  
نگہ میں جس کی فرو فالِ پادشاہی چچ  
شکوہ فقر کا پندار سید بُجوری  
کہاں وہ آپ کے اوصافِ آسمان آثار  
کہاں یہ مجھ سا یہ کار - سید بُجوری

ڈاکٹر خورشید رضوی (لاہور)



## نذر داتا

جان مناقب، شان مراتب، گنج مؤائب، داتا صاحب  
 رمز غرائب، زبب مناصب، فخر مذاہب، داتا صاحب  
 ماہ ولایت، شمس ہدایت، بُرج شریعت، دُرُج طریقت  
 چرخ دیں کے بڈر اکمل، نجم الثاقب، داتا صاحب  
 شارح قرآن، زبدہ ایمان، چشمہ عرفان، منبع وجدان  
 اُسوہ احسان، قدوہ ذی شان، صادق و صائب، داتا صاحب  
 عشق کے مامن، حُسن کے درپن، علم کے اُبرن، فیض کے معدن  
 فقر کے ساجن، ظلم کے دشمن، شرک کے ضارب، داتا صاحب  
 ہند کے دولہا، دہر میں یکتا، اوج ثریا، زیر کعبہ پا  
 قبلہ پاکاں، کعبہ خاصاں، سائبک و جاذب، داتا صاحب  
 رکن کا مرقد، نور کا مہبط، جود کا ماویٰ، مُخلق کا مرجع  
 باب اجابت، نقشہ جنت، عطر مُطہب، داتا صاحب  
 گر قبلہ کی سیدھ بتائیں، کعبے کا دیدار کرائیں  
 سارے پردے دُور ہٹائیں، ستر عجائب، داتا صاحب

گمراہوں کو راہ دکھائیں، نیکوں کو منزل بتلائیں  
 ولیوں کو ہمراہ لے جائیں، فخر مصاحب، داتا صاحب  
 لاہوری سب اُن کے دم سے زندہ دل ہیں، خوش قسمت ہیں  
 یہ نگری ہے نکھری نکھری، جس کے حاجب، داتا صاحب  
 عارف و عامی، سب کے حامی، اُن کے در پر سب کی سلامی  
 دیں کے پیامی جانتے ہیں سب، روحانی طب، داتا صاحب  
 بخت کے ہارے، غم کے مارے، لوگ بچارے، حاضر سارے  
 ایک نگہ کے اور دُعا کے سب ہیں طالب، داتا صاحب  
 پکڑا جائے آپ کا باغی، رائدہ جائے آپ کا دشمن  
 بخشا جائے آپ کے در پر جو ہو تائب، داتا صاحب  
 توحید رب یوں سکھائی، غیر حق سے جان چھڑائی  
 پیغمبر (ﷺ) کے جام وحدت کے ہیں شارب، داتا صاحب  
 جن و انساں اور ملائک، آپ کے شیدا، آپ کے شائق  
 جملہ مشارق اور مغارب آپ کے طالب، داتا صاحب  
 دکھلاتے ہیں راہ مدینہ، بتلاتے ہیں زہد قرینہ  
 دے دیتے ہیں نور خزینہ، خیر پہ راغب، داتا صاحب

مثلاً حرم ہے آپ کی درگاہ ہے مکتب توحید کا یہ جا  
 عشق نبی (ﷺ) کا ہے یہ مرکزِ ذکرِ مکاتبِ داتا صاحب  
 کیسا زندہ آپ کا روضہ کیسی تاباں آپ کی مسجد  
 پرچم دیں کے محکمِ ناصب، منظرِ واجبِ داتا صاحب  
 آپ سفیرِ اہلِ تَلَطُّف، آپ امیرِ جُنْدِ تَكَلُّف  
 آپ دیرِ علمِ تَصَوُّف، دل کے جالبِ داتا صاحب  
 کوئی صدی ہو کوئی حکومت، آپ کے در پر آئے اک اک  
 عجز و ادب سے ہر اک حاکم، ہر اک کاسب، داتا صاحب  
 از رہِ شفقت آپ جو کر دیں رب کے آگے میری سفارش  
 مالک و مولا بر لائے سب، میرے مآربِ داتا صاحب  
 عاجزِ انور، دردِ سراسرِ سائل بن کر آیا در پر  
 نگہِ شفقت، مُشْتِ عُنایت، اس کی بھی جانب، داتا صاحب!  
 ڈاکٹر پروفیسر انضال احمد انور (فیصل آباد)

## نذرِ داتا

لطفِ بحرِ بے کراں ہے سیدِ جہوئے کا  
 فیضِ جاری ہر زماں ہے سیدِ جہوئے کا  
 ہر گھڑی پہلے سے بڑھ کر اُن کی شان، اُن کا شکوہ  
 لمحہ لمحہ مدحِ خواں ہے سیدِ جہوئے کا  
 بارشوں سا فیض اُن کا، خوشبوؤں سی اُن کی یاد  
 سلسلہ پنہاں کہاں ہے سیدِ جہوئے کا  
 کہنگی، صرصرِ حوادثِ گردشوں کے باوجود  
 تازہ دم کیا آستان ہے سیدِ جہوئے کا  
 رات دن، خوانِ کرم پر جمع ہیں میر و فقیر  
 ایک عالمِ میہماں ہے سیدِ جہوئے کا  
 سر جھکا کر پادشاہانِ جہاں آئیں جہاں  
 وہ ادب گہ آستان ہے سیدِ جہوئے کا  
 غمزدہ زائر کو ملتا ہے یہاں کیف و سرور  
 یہ انوکھا ارمغان ہے سیدِ جہوئے کا  
 ہوں پریشاں کس لیے بے آسرا، بے نام لوگ  
 جو کھلا دارالاماں ہے سیدِ جہوئے کا



گردشِ دوراں کنیرِ ان کی، مطیعِ ان کا جہاں  
کارواں پیہم رواں ہے سیدِ بھویر کا  
شہرِ لاہور اک طرف ہے اک طرف سیلِ الم  
اور وہ روضہ درمیاں ہے سیدِ بھویر کا  
ایک اک ارشاد ان کا، کافِ سر و حجاب  
وعظ ہم طرح ازاں ہے سیدِ بھویر کا  
سب سے پہلے بیڑ رکھی جس نے پاکستان کی  
ہم پہ احساں جاوداں ہے سیدِ بھویر کا  
تاجدارِ دہر ہے وہ جانِ شرع و زہد ہے  
جس کے سر پر سائبان ہے سیدِ بھویر کا  
شرقِ پور، متنِ چورہ، اُج، علی پور، گوڑہ  
ہر جگہ سکہ رواں ہے سیدِ بھویر کا  
کاملِ اجیر نے بھی ان کو مانا رہنما  
مستفد ہر ذی نشان ہے سیدِ بھویر کا  
زیست سے بھی روضہ ان کا زندہ تر تابندہ تر  
اس میں جلوہ بھی عیاں ہے سیدِ بھویر کا  
وہ پرندِ انور کبھی تھکتا نہیں، گرتا نہیں  
جس کو حاصلِ آشیاں ہے سیدِ بھویر کا

ذاتِ افضال احمد انور (فیصل آباد)

(”مطابق سید انور“ تاجِ خلق“ مریدِ بارہ پور میں شاعری اور شاعری پہلے ہی چھپ چکی ہیں۔ ملاحظہ ہو ۵۶-۵۷)

## نذرِ داتا

پرتوِ حسن رخ محبوب (سید) داتا گنج بخش  
جلوہِ حیدر کا عکس خوب داتا گنج بخش  
علم و حکمت کا جہان خوب داتا گنج بخش  
معرفت کی کشورِ مرغوب داتا گنج بخش  
جس کو حضرت (سید) نے کہا دروازہ شہرِ علوم  
اُس عظیم ہستی سے ہے منسوب داتا گنج بخش  
مرجعِ اربابِ عشق و آرزو مندانِ حق  
طالبانِ فقر کا مطلوب داتا گنج بخش  
انقلاب آئے، کئی فتنے، کئی طوفان اُٹھے  
کب کسی سے ہو سکا مغلوب داتا گنج بخش  
فیضِ عالم ہے شریکِ زمرہ لا یَحْزَنُونَ  
حیثِ باطل سے نہیں مرغوب داتا گنج بخش  
فَاذْكُرُونِيْ اور اذْكُرْكُمْ کا اظہارِ حسین  
راغبِ حق، خلق کا مرغوب داتا گنج بخش





## نذرِ داتا

سررودِ اصفیا و اولیاء ہے گنج بخش  
 مرقعہ پاکاں امامِ اقلیاء ہے گنج بخش  
 قافلہ سالارِ عمر و اجتہاد ہے گنج بخش  
 کمالِ معرفت کا رہنما ہے گنج بخش  
 قاجارِ سرمایہ صدق و صدا ہے گنج بخش  
 ناظمِ میخانہ رشد و ہدئی ہے گنج بخش  
 مصطفیٰ (ﷺ) کی عظمت و شہادت کا عکس دیدہ و زیب  
 سطوتِ حیدر کا نقشِ خوشنما ہے گنج بخش  
 اس کی خوشبو اس کی رنگت اس لیے ہے دلپذیر  
 وردِ گلزارِ علی المرتضیٰ ہے گنج بخش  
 راست اس کے قدمہ ہلا پر سیادت کی قبا  
 سید و جید حسن کا لڑا ہے گنج بخش  
 حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے بقول  
 ”فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا“ ہے گنج بخش

”سید مجتبیٰ مخدوم امم“ اس نے کہا  
 مرجع و مدوح اقبال (حق نوا) ہے گنج بخش  
 اوج فقر و رفعت عرفان کی تصویرِ خوب  
 حق پرستی کا نشانِ ارتقا ہے گنج بخش  
 عشقِ حق نعت ہے جو دافرِ عطا اس کو ہوئی  
 معرفت ہے سلطنتِ فرماں روا ہے گنج بخش  
 آخری پیغمبرِ حق (ﷺ) نے کیا جس کا نفاذ  
 اس شریعت کا حقائق آشنا ہے گنج بخش  
 اس حقیقت کو عیاں محرابِ مسجد نے کیا  
 کاشفِ محبوب کہے تک رہا ہے گنج بخش  
 سامعین اس کے نہیں محدود و صرف اس ملک تک  
 عالمی آوازِ آفاقی صدا ہے گنج بخش  
 اس کے در پر روز و شب ہیں سالکوں کی ٹولیاں  
 جھولیاں دن رات سب کی بھر رہا ہے گنج بخش  
 باقی و قیوم کا حاصل ہے اس کو خاص قرب  
 زندہ پائندہ فنا نا آشنا ہے گنج بخش

اُس کی خدمت میں عقیدت کے جو گل کرتے ہیں پیش  
دیکھتا سنتا ہے اُن کو جانتا ہے گنج بخش  
اُس کی قدر و منزلت کا مُعترف ہر نابغہ  
ہر بڑے انسان نے مانا بڑا ہے گنج بخش  
کل بھی اُس کی دل کشی کا کوئی اندازہ نہ تھا  
آج بھی حد سے زیادہ دل رہا ہے گنج بخش  
کل بھی مقبول مُحبانِ محمد مصطفیٰ (ﷺ)  
آج بھی محبوبِ مردانِ خدا ہے گنج بخش  
اللہ اللہ! کیا عظیم المرتبت انسان ہے  
نازِ پاکستان و فخرِ ایشیا ہے گنج بخش  
وہ شہِ فقر اور طارقِ میں گدا کج بیاں  
میری تعریف و ستائش سے سوا ہے گنج بخش

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

## نذرِ داتا

فردِ آلِ احمد مختار (ﷺ) داتا گنج بخش  
دردِ باغِ حیدر کراڑ داتا گنج بخش  
ذوقِ حق کا گلشنِ بے خار داتا گنج بخش  
طیبِ صدقِ اخلاص کی مہکار داتا گنج بخش  
معرفت کا قافلہ سالار داتا گنج بخش  
فیضِ حق کا عالمی دربار داتا گنج بخش  
نقشِ دل آویزی گفتار داتا گنج بخش  
حکیمِ تابانی افکار داتا گنج بخش  
حشِ ایمان کا علم بردار داتا گنج بخش  
دلولہ بخشِ دلِ احرار داتا گنج بخش  
قصرِ ناموسِ حبیبِ کبریا (ﷺ) کا پاسباں  
حصنِ دینِ حق کا پہریدار داتا گنج بخش  
کوئی رہنے دی نہ تبلیغِ حقیقت میں کمی  
تازہ دم با حوصلہ جی دار داتا گنج بخش  
اک مُفکرِ صاحبِ قلبِ سلیم و شہِ دماغ  
کتبہِ فہم و محرمِ اسرار داتا گنج بخش



فَارِجِ اَذْهَانَ وَ حَلَّتْ دِلَّی تَحْرِیرِ قُلُوبِ  
 کاشفِ مَجْجُوں اَسْرارِ داتا گنج بخش  
 مُرْشِدِ روشن ضمیرانِ مقتدائے اہلِ دل  
 قَائِدِ حزبِ اَوْلٰی الْاَبْصَارِ داتا گنج بخش  
 سرگروہِ اصفیا و تاجدارِ اولیا  
 شہ نشینِ مجلسِ برارِ داتا گنج بخش  
 کائناتِ افروزِ دانش وہ جہاں آرائے فقر  
 طُرفہِ معمول و عجوبہ کارِ داتا گنج بخش  
 عالمِ طُغیانِ کفر و شرک کے ماحول میں  
 مرکزِ توحید کا معمارِ داتا گنج بخش  
 ملتِ بیضا کے اِجلال و خُشَم کا خواستگار  
 اوجِ خواہِ اُمّتِ سرکار (ﷺ) داتا گنج بخش  
 بَیْدِ بُجُوئے فرمودات جس کے جاں فزا  
 روحِ پرور جس کے ہیں افکارِ داتا گنج بخش  
 حُشمت و شوکت میں تیرا آستان ہے بے مثال  
 ہم نے دیکھے ہیں کئی دربارِ داتا گنج بخش  
 حق نے دی ہے تجھ کو وہ مقبولیت جس کی نظیر  
 کم ہے زیرِ گنبدِ دُورِ داتا گنج بخش

تیری صہبائے دلا سے مست ہے ہر حق پرست  
 تیرا متوال ہے ہر دیندارِ داتا گنج بخش  
 کشتورِ عرفان کی سرداری تجھے بخشی گئی  
 سالِ رحلت ہے ترا "سردار" داتا گنج بخش

ارضِ پستان کا اعزاز و تراز و افتخار  
 اعتبارِ شہرِ شانامدارِ داتا گنج بخش  
 بے نوا ہے چہرہ طاریقِ با اُمیدِ التفات  
 آج پھر ہے حاضرِ دربارِ داتا گنج بخش

طاریقِ سلطانپوری

وہ فرزندِ حسن ہیں بُورانی ہیں تعالیٰ اللہ!  
 انھیں نورِ نگاہِ تاجدارِ مُرسلاں (ﷺ) کہیے  
 ہدایت ان سے لاکھوں گمراہانِ دہر نے پائی  
 انھیں دینِ محمد (ﷺ) کی صداقت کا نشان کہیے  
 زمیںِ لاہور کی ہے دائی آرام گاہ اُن کی  
 فلکِ پایہ اے کہیے اے رشکِ جنان کہیے

طاریقِ سلطانپوری

## نذر داتا

اللہ ربّ یہ اُلف و عطف کا عالم  
بٹتے ہیں عطف فیض کے موتی پیچم  
امواج صفت آئے نہ کیوں خلق خدا  
ہے جوش میں گنج بخشش کا شر کرم

فیضان ربّ داتا نہ کیوں جاری ترا  
پھیلائے نہ کیوں دامن دل خلق خدا  
ہے دست پُر لالی ترا دست کرم  
گنجینہ احمد (سید علیہ السلام) ہے ترا گنج سخا

بخشش میں گھرا ہے یگانہ تیرا  
صدیوں سے سوال ہے زمانہ تیرا  
ہو جائیں گے یہ ختم سوال داتا  
ہو گا نہ مگر ختم خزانہ تیرا

ہر صوبہ ہے ترے نام کا چرچا داتا  
موتی نے تجھے ایسا نوازا داتا  
دنیا ہی نہیں لیتی ترے نام سے فیض  
ہے لب پہ فرشتوں کے بھی داتا داتا  
محبوب الہی عطا

## نذر داتا

ہر عکس ترا کیوں نہ ہو محو پرواز  
آئینہ الاموت میں ہے تیرا ظہور  
گلزار طریقت کی ہے زمیں تجھ سے  
ہے تیرے گل شوق میں خوشبوئے جُنید  
اے ابر صفت برقی تجلی میں تری  
ہے جوہر الطاف نبی (سید علیہ السلام) فیض رساں  
وہ بحر سخا ہے ترا عرفان نظر  
اکرام کی امواج رواں ہیں جس میں  
وہ کانِ جواہر ہے سراپا تیرا  
الماس محبت کے جہاں پلتے ہیں  
حاصل ہے جنھیں لمس ترے تلووں کا  
وہ سنگ نظر آتے ہیں آئینہ ساز  
پاتے ہیں نمو جو ترے گلشن میں وہی  
خوشبوؤں کے اورنگ پہ ہیں جلوہ نشیں



## نذر داتا

انوار کی برسات ہوئی جاتی ہے  
رحمت ہے کہ دن رات ہوئی جاتی ہے  
اسرار کے دروازے کھلے جاتے ہیں  
داتا سے ملاقات ہوئی جاتی ہے

اللہ غنی! نام علی بن عثمان  
اس نام پہ ہوتے ہیں دل و جاں قربان  
اس نام سے رزقی ہمیں یاد آتے ہیں  
عثمان حیا دار و علی ذی شان

اسرار کا اک دفیئہ کشفِ اکجوب  
انوار کا اک خزینہ کشفِ اکجوب  
حکمت کے سمندر میں رواں ہے رزقی  
ابرار کا اک سفینہ کشفِ اکجوب

کیسی بھی مصیبت ہو وہ ٹل جاتی ہے  
سوکھی ہوئی چھنی ہو تو پھل جاتی ہے  
رزقی یہ ہے دربار علی داتا کا  
نقدیر یہاں آ کے بدل جاتی ہے

محمد بشیر رزقی (لاہور کینٹ)

لیتی ہے قدم ان کے شب و روز بہار  
ہیں پھول بھی ان کی اداؤں پہ ثار  
منزل کی طرف بڑھتے ہیں جب ان کے قدم  
بن جاتے ہیں در آپ ہی دیواروں میں  
اے مہرِ کرم! تیری ضیا پاشی نے  
ظلمت میں ستاروں کو درخشندہ کیا  
ہے حاملِ انوار بقا ذات تری  
روشن ہے ترے دم سے ہر اک راہ سلوک  
آئینہ اسلام میں ہے نور فشاں  
تصویر تری داتا علی بھجوری

محبوب الہی عطا (ہری پور ہزارہ)

نور خالق تک رسائی اس لیے آسان ہے  
اس عمل میں واسطہ ہیں ”مظہیرِ نورِ خدا“

راجا رشید محمود

## نذر داتا

میان کفر و ستائش گر خدا ہونا  
 بجا ہے آپ کا ہم نام مرقضی ہونا  
 ادائے جلوہ توحید ہے محمد نظر  
 خوشا! یہاں پہ سراپائے التجا ہونا  
 تمام حیرت لاجوت دم بخود حیراں  
 کہاں سے لائے اب ہوش کا رسا ہونا  
 ثمار جذب دروں ہے یہاں فزوں سو ہمیں  
 نہ راس آیا کہیں اور بجنہ سا ہونا  
 تاسف اور تجاہل سے ماورا ہو کر  
 قضا نے سیکھ لیا ہے یہاں ادا ہونا  
 یہاں پہ پچھلی صفوں کا لحاظ وافر ہے  
 اے دل! گدا اگر ہونا یہیں گدا ہونا  
 یہاں پہ ہوتے ہیں دو کام فی سبیل اللہ  
 خدا کا مانا اور شیطان کا جدا ہونا  
 کھنچے ہوئے نہ چلے آئیں کس لیے عباس  
 یہاں پہ چاہتا ہے خود بخود بھلا ہونا  
 پروفیسر محمد عباس مرزا (لا)

## نذر داتا

اُس پہ ہی افشا ہوئے اُسرار داتا گنج بخش  
 جس نے بھی اپنا لیے اُلوار داتا گنج بخش  
 اُن کی ہی تبلیغ سے لاکھوں مسلمان ہو گئے  
 شیخ ہندی بھی ہیں اک شہکار داتا گنج بخش  
 چھوڑ کر آرام جاں تعلیم دیں دیتے رہے  
 لائق تقلید ہے ایثار داتا گنج بخش  
 جس نے بھی اک بارسن دی ہو گیا اُن کا مرید  
 تھی کچھ ایسی پُر اثر گفتار داتا گنج بخش  
 دیکھتے ہی دیکھتے جاگا نصیب اُس شخص کا  
 جس پہ اُٹھا دیدہ بیدار داتا گنج بخش  
 زندگی کے آج بھی تاریک رستوں کے لیے  
 بانٹتے ہیں روشنی انکار داتا گنج بخش  
 جس تسکین دل و جاں مفت ملتی ہے وہاں  
 دیکھیے ارزانی بازار داتا گنج بخش



بانٹتا ہے روشنی بھی، گوہر مقصود بھی  
 روضہ پُر نور و گوہر بار داتا گنج بخشؒ  
 اُس کے دل سے کفر کی تاریکیاں رخت ہوئیں  
 جس پہ بری بارشِ انوار داتا گنج بخشؒ  
 جو کوئی اُن کی ولایت کا نہیں ہے مُعترف  
 جا کے دیکھے رونقِ دربار داتا گنج بخشؒ  
 بُوالحسنِ نعلیٰ کے صدقے میں اے العالمیں!  
 مرحمت ہو مجھ کو بھی دیدار داتا گنج بخشؒ  
 ہو گئے پُر نور میرے ظاہر و باطن ذکیؒ  
 جب سے دیکھا روضہ ضو بار داتا گنج بخشؒ

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

(”منقذ سیرۃ شریف“ گنج بخشؒ، ”سرچہ دربار شہد محمود میں بھی شاعر کی دو مثنویاں ہیں۔ سطر ۱۳۷۷)

خدا کی مہربانیوں کا ٹارگٹ بنا وہی  
 کہ جس کسی پہ مہرباں ابوالحسن علیؒ ہوئے

راجا رشید محمودؒ

## نذر داتا

فیض جب داتا سے اجمیری نے پایا تو کہا  
 ”گنج بخش فیضِ عالمِ منظرِ نورِ خدا“  
 اور اس کے بعد اُن کی شان میں گویا ہوئے  
 ”ناقصاں را پیرِ کامل، کمالاں را رہنما“  
 کشفِ محبوب آپ کی ہے لائقِ صد آفریں  
 گم رہوں کے واسطے جو آج بھی ہے رہنما  
 جن کا کہنا تھا کہ اِس مسجد کا ہے قبلہ غلط  
 اپنی اُس مسجد سے ہی کعبہ اُٹھیں دکھلا دیا  
 اُن کے دربارِ کرم افشاں سے ہونے فیضیاب  
 ہر طرف سے آ رہے ہیں اُصفیاء و اُتقیاء  
 سیدِ ہجویرؒ نے راجو پہ جب ڈالی نظر  
 دولتِ ایماں سے اُس کا خالی دامن بھر دیا  
 آ گیا جو آستانِ سیدِ ہجویرؒ پر  
 کام اُس کا بن گیا، دل کی وہ دولت پا گیا

جو پریشاں حال ہیں! آئیں وہ داتاؒ کے حضور  
کیونکہ ہیں مشہور ان کے دہر میں جود و سخا  
اتنی دولت کر عطا ہر سال جاؤں طیب کو  
سچ بخش و فیض عالم کا الٰہی! واسطہ  
ہو گئی اُس کی رسائی والی کونین (ص) تک  
رابطہ جس کا ذکی! داتا پچھا سے ہو گیا

رفیع الدین ذکی قریشی

کر رہی ہے اکتساب فیض دُنیا رات دن  
دن بھی جھویری کا ہے ہر رات جھویری کی ہے  
شہر داتا میں کوئی بھوکا رہے ممکن نہیں  
لحہ لحد بٹ رہی خیرات جھویری کی ہے  
شب کو بھی رہتا ہے کیسا روزِ روشن کا سماں  
کیا مہمانی نور افشاں رات جھویری کی ہے  
پوچھتے کیا ہو ذکی لاہور کی شادایاں  
جس سے ہے میراب وہ برسات جھویری کی ہے

ذکی قریشی

## نذر داتاؒ

سید ججویر کا ہوں مستقل ادنی گدا  
اس لیے خیرات لینے ان کے در پہ آ گیا  
جب تک ان کی تربت پر نور کو دیکھ رکھا  
اپنا دامنِ نظر کس نور سے بھرتا رہا  
سچ ہے فرمایا جناب خواجہ اجمیر نے  
”سچ بخش فیض عالم مظہر نور خدا“  
راجا راجو جب کرامت دیکھ کر تائب ہوا  
شیخ ہندی کا خطاب اُس کو ہے داتا نے دیا  
آ کے ان کے در پہ جس نے جو بھی کچھ مانگا ملا  
فیضِ عالم کے ہوئے مشہور یوں جود و سخا  
ان کے در پر آنے والا کب کوئی خالی رہا  
اپنوں بیگانوں پہ یکساں ان کے ہیں لطف و عطا  
گوہر مقصد سے اُس نے اپنا دامن بھر لیا  
آستانِ سید ججویر پر جو آ گیا



غم نہیں جو ناتوان و بے بس و بیمار ہوں  
 آستان فیض عالم پر ہے رات سب کی دوا  
 حمد ہو یا نعت ہو یا منقبت ہونوں پہ ہو  
 بس اسی حالت میں یا رب! دم نکل جائے مرا  
 منقبت لکھنا ذکی کے بس میں تو ہرگز نہ تھا  
 ہو گئی تحریر تو یہ بھی ہے داتا کی عطا  
 رفیع الدین ذکی قریشی

ان کا نام مصطفیٰ (سیدنا) دادا علی المرتضیٰ  
 ان کی دادی فاطمہؑ، بابا شہید کربلاؑ  
 بچھ سکا ہے اور نہ بچھ پائے گا ہرگز تا ابد  
 سید جھوڑ نے روشن کیا ہے جو رویا  
 آج بھی ہوتی ہے پوری اُس کی ہر اک آرزو  
 جو حضور قلب سے داتا کے در پر آ گیا  
 چشم بینا اور عقیدت ہے تو آ کر دیکھیے  
 بارش انوار ہوتی ہے یہاں صبح و مساء

ذکی قریشی

## نذر داتا

اے سید جھوڑ جہاں میں ہے تری دھوم

اے خلق کے مخدوم

نور کی شہرت بھی ہوئی تجھ سے ہی موسوم

اے خلق کے مخدوم

یہاں ہوئی مجھ پر مری محتاط پسندی

یہ عقل کی بندی

اک بار جو چوکت کو تری میں نے لیا چوم

اے خلق کے مخدوم

ہر غم کا مداوا ہے، تسلی ہے ترے پاس

تشفیٰ ہے ترے پاس

آتا رہا در پر ترے ہر عہد کا محروم

اے خلق کے مخدوم

دشن ہے زمانے میں تری فکر کا فانوس

ہم کیسے ہوں مایوس

الفاظ ہیں سینوں پہ ترے آج بھی مرقوم

اے خلق کے مخدوم

# نذر داتا

وہ حق سے پایا عروج تو نے جسے نہیں ہے زوال داتا  
مرے عدیم الظہیر داتا مرے فقید المثل داتا  
یہ گنج بخشیٰ یہ دنوازی یہ دغیریٰ یہ پیشوائی  
یہ اوج داتا یہ موج داتا یہ رنگ داتا یہ حال داتا  
ہے ناقصوں کا جو پھر کامل تو کاملوں کا تو رہنما ہے  
سوائے تیرے کسی نے ایسا کیا نہ حاصل کمال داتا  
اے دستگیر پریشان غماں! نگاہ لطف و کرم ادھر بھی  
میں رہ نہ جاؤں کبھر نہ جاؤں سنبھال داتا سنبھال داتا  
مدینے جانے کی آرزو ہے جو تیری چوکھٹ پہ کھینچ لائی  
مجھے ہے کامل یقیناً پورا ضرور ہو گا سواں داتا  
بہ فیض شاہ نجف مددِ اطفالِ بستانِ رسول درماں  
میں اپنے ہمراہ لے کے آیا ہوں سارے حُزن و ملال داتا  
یہ منقبت جو کہی گئی ہے ترا کرم ہے تری عطا ہے  
وہ نہ جاؤد کے پاس ایسا کہاں تھا حسنِ خیاں داتا  
غرض علی جاوید بخشی (سجرات)

(مناقب سیدنا داتا گنج بخش امجدہ راجہ رچھرموہ میں بھی شریانی و انجمنِ تحفین ۱۹۸۶ء)

حسنی ہے لبو یوں بھی رواں تیری رگوں میں  
اشرف سہوں میں  
ہے کون کہ جس کو ترا شجرہ نہیں معلوم  
اے خلق کے مخدوم  
تری ہی مروت سے اپنی شعبدہ بازی  
اور جیت لی بازی  
قدموں میں گرے آ کے ابھی ظالم و مظلوم  
اے خلق کے مخدوم  
الحاد کی وادی میں چراغ ایسا جھلایا  
پھر بجھ نہیں پایا  
جب نور نمایاں ہوا ظلمت ہوئی معدوم  
اے خلق کے مخدوم  
یوں عشقِ حقیقی کو شریعت سے ملایا  
کچھ ایسا نبھایا  
کر ڈالے خرد اور جنوں لازم و ملزوم  
اے خلق کے مخدوم  
واجہ امیر (لاہور)



## نذر داتا

بھرا یوں آپ نے میرا تھی داتا جی  
مجھے تو اک نظر سے کر دیا سلطان داتا جی

کھڑے ہیں آج سب وہ اولیاء اوج ولایت پر  
ملا ہے آپ کے در سے جنھیں فیضان داتا جی

عنایت آپ کی جس پر نظر ہو آپ کی جس پر  
کوئی اُس کا کرے گا کس طرح نقصان داتا جی

دوارا آپ کا اے سپہ جھوڑا! ایسا ہے  
جہاں سے زیست کو ملتا ہے سب سامان داتا جی

مرا اعزاز ہے یہ آپ کے منتوں میں شامل ہوں  
گدائی آپ کی اب ہے مری پہچان داتا جی

کرم اتنے کیے ہیں آپ نے سلطان پر آقا  
کہاں دل میں رہا ہے اب کوئی ارمان داتا جی

سلطان محمود (لاہور)

## نذر داتا

یہ رفاقت یہ تعلق یہ کدِ عاشقی  
نہدِ خضرِ نظر میں اور دل میں تھے نبی (سید)

آنکھ سے آنسو رواں تھے اور جہدے میں جبین  
کاش کوئی دیکھتا داتا کا رنگِ بندگی

نہرِ زندہ جس کو دیکھتا سپہ جھوڑے نے  
چھا گئی اس کی خودی پر والہانہ بے خودی

شرِ ٹوٹا ساجروں کا آپ کے اُکھاف سے  
کافروں نے اورھ لی ہے مومنوں کی زندگی

بک کرامت کا سمندر آ گیا ماہور میں  
تنبہ کاموں کے دلوں کی مٹ گئی ہے تشنگی

دلِ کشف و کرامت نے لیے جھک کر قدم  
آپ جب جھوڑے سے آئے برائے رہبری

آپ کا ذوق فنا فی اللہ جس دم بڑھ گیا  
آپ کو اللہ نے بخشی حیاتِ سرمدی

## نذرِ داتا

وہ نگر لاہور میں ہے تاجور تاجور کا  
 رہا اس شہر میں بھی معرفت کا در کھلا  
 اس نگر سے راہ جائے حارب کوئے  
 لے رفعت آج اس کی کل جو اس در پر جھکا

ذرہ ذرہ شوق سے اجمیر کا ہے لب کھٹا  
 ”حنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا“

نور چشمی کی فضاؤں میں وہ آیا دیدہ در  
 نگر کی ظلمت میں جس نے وا کیا نورِ نحر  
 حسی میں جب لٹائے آدمیت کے گہر  
 اتوں میں اب رحمت خوب برسا ٹوٹ کر

ہر طرف تشد لبوں کے لب پہ آئی یہ صدا  
 ”حنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا“

خواجہ اجمیر کا حسن عقیدت مرحبا  
 آستان پر آپ کے مہکتی رہی ہے خواجگی  
 جو بھی سائل بن کے آیا آپ کے دربار میں  
 نظروں نظروں میں عطا کر دی ہے اس کو سروری  
 مرحبا صد مرحبا یہ وسعتیں فیضان کی  
 جو ولایت چاہتا تھا بن گیا ہے وہ ولی  
 مٹ گئی ہیں غلامتیں ہر سو چٹائیاں ہو گئیں  
 کوچہ و بازار میں لاہور کے ہے روشنی  
 شمع تنہیم و رضا روشن ہے جسم و روح میں  
 نعرہ زن درویش ہیں یا سیدی یا سیدی  
 یہ خدا کی ہے عنایت اور داتا کا کرم  
 آپ کے در پر نحر کی ہو گئی ہے حاضری  
 محمد اکرم نحر فارانی (کاموگی)

(”مناقب سید محمد رابعی“ ص ۱۰۹ پر بھی شاعری منقبت ججی تھی)



## نذرِ داتا

مظہر نور خدا انوارِ داتا گنج بخش  
 کاملوں کے رہنما سرکارِ داتا گنج بخش  
 باعثِ کشفِ حجابِ دل ہے ان کا انکشاف  
 روشنی کا سلسلہ کردارِ داتا گنج بخش  
 یاد آتا ہے خدا صورت کو ان کی دیکھ کر  
 گویا ہے دیدِ خدا دیدارِ داتا گنج بخش  
 مقتدی ہیں سیدِ مجبور کے اہل طریق  
 کر رہے ہیں اولیاءِ تذکارِ داتا گنج بخش  
 مرکبِ جملہ سائنس ہے یہی اک ہارگاہ  
 مرجعِ اہلِ دنا دربارِ داتا گنج بخش  
 ”کشفِ محبوب“ آپ کی بے مثل تصنیفِ لطیف  
 مصحفِ مرشد نما شہکارِ داتا گنج بخش  
 پیٹ بھرتا ہے تہی دست و تو نگر کا یہاں  
 بے کسوں کا آسرا بازارِ داتا گنج بخش

بے دلوں کی یہ خوشی ہیں بے نواؤں کی نوا  
 بے کسوں کے چارہ گز بے آسروں کا آسرا  
 بے طلب دامن کو بھرنا ان کا اسلوبِ عطا  
 مانگنے والوں کو دیتے ہیں یہ اندازِ سخا  
 دیکھ کر ان کی عطا کیں خود یہ سائل بول  
 ”گنج بخش فیضِ عالمِ مظہر نور خدا“  
 ان کا خاصہ ہے کہ بخشی ہے شریعت کو جلا  
 کشتی اہلِ طریقت کے یہ تھہرے نازِ خدا  
 جستجوئے اصفیاء ہیں آبدئے اکتفا  
 ظلمتوں میں نور ہیں مایوسوں میں ہیں رجا  
 ذرے ذرے پر لکھا ہے مُردہ رب  
 ”گنج بخش فیضِ عالمِ مظہر نور خدا“  
 آپ ہی اہلِ نظر کے طالب و مطلوب ہیں  
 آپ ہیں جن سے لقا کی منزلیں منسوب ہیں  
 حاجبِ بابِ ولایت کا کشفِ محبوب ہیں  
 الغرض اللہ کے محبوب (سیدنا) کے محبوب ہیں  
 خامہ ذوقِ عقیدت نے بھی جھک کر یہ  
 ”گنج بخش فیضِ عالمِ مظہر نور خدا“  
 غلامِ رسولِ ثاقبِ علوی (کامو)

چار سو اس میں رکھے ہیں غم و عرفاں کے گلاب  
خوش نما و دلکش گلزارِ داتا گنج بخش  
قرب ہے شہ آہ ان کا پیش ہندی کو نصیب  
دہر میں جو تھ علم بروارِ داتا گنج بخش

محمد شہزاد امجد دی (لاہور)

(نثری، صحیفہ "صائب سید جوئیہ" تاکی بخش "مہتاب راہِ رشید" کواد میں بھی ہیں۔ سال ۱۳۹۹ء)

قبر میں بھی کر رہے ہیں کامِ زندوں سے بڑے  
ارفع و اعلیٰ ہے بیداری سے خوابِ گنج بخش  
رہنمائی آج بھی کرتے ہیں داتا خلق کی  
مرشدِ پیرانِ عالم ہے کتابِ گنج بخش

دست بستہ قدسیوں کو دیکھتا ہے صف بہ صف  
مرتبہ جس پر عیاں ہے سیدِ بھجور کا  
حاضرِ دربار ہیں چاروں سلاسل کے شیوخ  
جس کو دیکھو مدح خواں ہے سیدِ بھجور کا

شہزاد امجد دی

## نذرِ داتا

مسلم فصلِ خالق سے ہے عظمت میرے داتا کی  
قلوبِ خلق میں راسخ ہے چاہت میرے داتا کی  
تعالیٰ اللہ! کیا ہے شان و شوکت میرے داتا کی  
دلوں پر مومنوں کے ہے حکومت میرے داتا کی  
ضمانتِ عافیت کی ہے عقیدت میرے داتا کی  
قیامت میں بھی کام آئے گی نسبت میرے داتا کی  
رسول اللہ (ﷺ) کی الفت ہے الفت میرے داتا کی  
بہارِ خلدِ ایمان ہے محبت میرے داتا کی  
امام و سبطِ پیغمبر حسن کی پاک نسبت سے  
مسلم ہے نجات اور سیادت میرے داتا کی  
نظام الدین ہوں گنج شکر ہوں یا کہ خواجہ ہوں  
قلوبِ اولیاء میں ہے عقیدت میرے داتا کی  
سلاطینِ زمانہ جہنمہ سا ہیں ان کی چوکت پر  
خرد سے ماورا ہے جاہ و حشمت میرے داتا کی

کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے  
خدا کو ہے چٹا کیا ہے حقیقت میرے داتا کی  
کریں تذکار جس پہلو سے بھی ان کی فضیلت کا  
نہایت روح پرور ہے حکایت میرے داتا کی  
بصد حُب و نیاز و رنج حاضر ہیں ثنا گستر  
خدایا ایک بار ان کو ہو طلعت میرے داتا کی  
خدا کی بارگہ میں میری نور کی یہ تمنا ہے  
کہ ہو جائے مجھے اک شب زیارت میرے داتا کی

صاحبزادہ محمد محبت اللہ نور کی (بصیر پور)

(”مناقب سید جویز“ کا نسخہ بخش کے ص ۱۲۱ پر بھی منقبت نگار کی ایک کوشش ہے کوئی)

ہے خدا مشکل کُشا پر اُس کے راؤن خاص سے  
پالیتیں حاجت روا مشکل کُشا ہیں گنج بخش  
سارے ابدالِ زمانہ سارے اقطابِ جہاں  
مانتے ہیں صدقِ دل سے پیشوا ہیں گنج بخش

محبت اللہ نور کی

## نذر داتا

صدر بزم اولیا ہیں گنج بخش  
تاج دار اصفیا ہیں گنج بخش  
محور مہر و وفا ہیں گنج بخش  
مصدر صدق و صفا ہیں گنج بخش  
کی فروزاں مشعلِ حق دہر میں  
ایسا مرکز نور کا ہیں گنج بخش  
خواجہ اجمیر کا اعلان ہے  
”مظہر نور خدا“ ہیں گنج بخش  
کشفِ محبوب آپ کی ہے فیض بخش  
اک سمندرِ رُغم کا ہیں گنج بخش  
صاحب کشف و کرامت کیوں نہ ہوں  
دارِ خیر الوری (سید علیہ السلام) ہیں گنج بخش  
کفر زار ہند میں حق کی ضیا  
نامِ نور الہدیٰ ہیں گنج بخش



نام ہے ران کا علیٰ علی ہیں یہ  
 وارث مشکل کشتا ہیں گنج بخش  
 تاجور بھی ان کے در کے ہیں گدا  
 صاحب جود و سخا ہیں گنج بخش  
 نافع خلق خدا ہیں ربا یقیں  
 دفع رنج و بلا ہیں گنج بخش  
 جان آ جاتی ہے نور کی جان میں  
 وہ نوید جانفزا ہیں گنج بخش

صاحبزادہ مفتی محمد محبت اللہ نور کی

گنج بخش فیض عالم کیوں نہ ہوں داتا مرے  
 مظہر جود صہیب کبریا (سوالیہ) ہیں گنج بخش  
 کاشف محبوب اک تصنیف کو ہونا ہی تھا  
 لکھنے والے جب امام الاتقیاء ہیں گنج بخش  
 ترجمانِ عم و حکمت، ناظر حق و صواب  
 حق نبی و حق نگر ہیں، حق نما ہیں گنج بخش

محبت اللہ نور کی

## نذر داتا

ترا خیال ہے دل میں بسا ہوا داتا  
 جیسی تو ہے مرا دامن بھرا ہوا داتا  
 ترے وصال کو صدیاں نزر گئیں لیکن  
 ہے آج بھی ترا گلشن کھلا ہوا داتا  
 معین الدین کسٹن بن گئے غریب نواز  
 ترے کرم کا جونی سامنا ہوا داتا  
 جلانی تو نے اندھیروں میں مشعل توحید  
 ہے اک جہاں ترے در پر جھکا ہوا داتا  
 زمین بوس ہوئے قصر بادشاہوں کے  
 تری عطاؤں کا در ہے کھلا ہوا داتا  
 تری کتاب کو پڑھ کے حجاب اُٹھتے ہیں  
 فروغ فقر ہے تیرا لکھا ہوا داتا  
 نزول کیوں نہ ہو لاہور پر تجلی کا  
 کہ اس میں ہے ترا مدفن بنا ہوا داتا



## نذر داتا

میں ہوں تیرا گدا میرے داتا پیا، مَن مری التجا میرے داتا پیا  
 میری بگڑی بنا میرے داتا پیا، کر کرم کی نگہ میرے داتا پیا  
 ذکر تیرا مرے لب کی معراج ہے تیری ہستی فقیروں کی سر تاج ہے  
 سالکوں کی ترے ہاتھ ہی لاج ہے نسبت اپنی نبھا میرے داتا پیا  
 خواجہ خواجگان کا تجھے واسطہ کھول میرے لیے خیر کا راستا  
 راہ کے بیچ وخم سے میں واقف نہیں مجھ کو منزل دکھا میرے داتا پیا  
 دم بہ دم ابر رحمت کی برسات ہے فیض عالم ترے در کی کیا بات ہے  
 گنج بخش زمانہ تری ذات ہے ہو مجھے بھی عطا میرے داتا پیا  
 فیض عالم ترا فیض جاری رہے یوں ہی بھر پور جھولی ہماری رہے  
 ہم پہ چشم عنایت تمھاری رہے اس طرح ہی سدا میرے داتا پیا  
 عرض فیضان کی سن خدا کے لیے اور جاؤں کہاں میں صدا کے لیے  
 کھول اپنے خزانے گدا کے لیے سید الاولیا میرے داتا پیا  
 فیض رسول فیضان

## نذر داتا

میں کیا بتاؤں کہ کیا تجھ میں ہے مرے داتا  
 بد کا وصف عطا تجھ میں ہے مرے داتا  
 دکھائی دیتا ہے ظلمت میں نور حق ہم کو  
 وہ راسخی کی ضیا تجھ میں ہے مرے داتا  
 عطا کی باغ طریقت کو تازگی پیہم  
 کمال باو صبا تجھ میں ہے مرے داتا  
 عمل میں تیرے جھلکتا ہے اُسوہ آقا (ﷺ)  
 یہی تو حسن وفا تجھ میں ہے مرے داتا  
 جہاں کے کاموں میں اللہ کو نہیں بھولا  
 یہ رنگ عشق جدا تجھ میں ہے مرے داتا  
 ہماری جھولیاں بھر دیں خدا نے تیرے طفیل  
 انوکھا وصف دعا تجھ میں ہے مرے داتا  
 وہی عطا ہو تحر کو خدا کی رحمت سے  
 جو شوقی حمد و ثنا تجھ میں ہے مرے داتا

اقبال تحرانالوی (لاہور)



## نذر داتا

جہاں اولیا میں ہے الگ معیار داتا کا  
نظر آتا نہیں ہمسر کوئی سرکار داتا کا  
زمانے بھر سے زاورِ حاضری دینے کو آتے ہیں  
بالفاظِ دُر ہے عالمی دربار داتا کا  
سلاطینِ زمانہ کے قصائد کس لیے لکھوں  
میں مدحت گار داتا کا ہوں مدحت گار داتا کا  
نظامِ الدین، فرید الدین، معین الدین، حمیری  
جسے دیکھو، نظر آتا ہے وہ شہکار داتا کا  
نوالے مت انھیں سمجھو، یہ نفرت کو مٹاتے ہیں  
یہاں لشکر کی صورت بت رہا ہے پیار داتا کا  
کرامات آپ کی ہیں عالمِ اسلام میں اتنی  
کوئی مُنکر بھی کر سکتا نہیں انکار داتا کا  
غموں کی دھوپ میں جھلے ہوؤں کو مل گئی راحت  
نظر آیا انھیں جب سایہ دیوار داتا کا

یونہی کٹ جائے میری زندگی داتا کے قدموں میں  
یونہی بیٹھا رہوں بن کر نہیں چوکیدار داتا کا  
نظر صادق جمیں آتا ہے اس میں مریضِ کامل  
رکھو تھر سمنے آئینہ افکار داتا کا  
صادق جمیل (لاہور)

(شاعری ایک منتہی، منقوب سید جہانزادہ، نئی بخش "میں بھی ہے معلوم")

آپ تعلیماتِ داتا پر کریں دُن سے عمل  
رستگاری چاہیں تو کچھ خود بھی تیاری کریں  
اپنی جانب چاہتے ہوں جو توجہ کی نظر  
حاضر دربار ہوں، آہیں بھریں زاری کریں  
بعدِ اسمِ خالق و اسمِ صیبِ کبریا (سیدنا علیؑ)  
نامِ انجیری زبانی قلب پر جاری کریں  
حاضری سیدھے سبھاؤ دیں سبھی دربار پر  
مت اداکاری کریں، مت کوئی فنکاری کریں  
تو جو دم بھرتا رہا محمود اُن کا عمر بھر  
کیوں نہ داتا حشر میں تیری طرف داری کریں

راجا رشید محمود

## نذرِ داتا

نقش جو ہے جاوداں ہے سیدِ جویہ کا  
ایک اپنا ہی جہاں ہے سیدِ جویہ کا  
اس کے ہر سارک نے پہنا ہے تصوفِ پیرِ بن  
خوبصورت کارواں ہے سیدِ جویہ کا  
گنجِ بخش کر رہا ہے وہ طفیلِ گنجِ بخش  
مانگنے والا جہاں ہے سیدِ جویہ کا  
سچ اُور پوچھو تو لاغنی ہے بزمِ اولیاء  
اس میں بھی ثانی کہاں ہے سیدِ جویہ کا  
سلطنت کوئی بھی ہو اور حکمراں کوئی بھی ہو  
دہر میں سدا رواں ہے سیدِ جویہ کا  
روشنی کی ہر گھڑی خیرات بنتی ہے یہاں  
فیضِ عالمِ آستاں ہے سیدِ جویہ کا  
شاہبازی بھی ہے خواہاں اُس کی بیعت کی جمیل  
وہ جو طائرِ پر فشاں ہے سیدِ جویہ کا

صادق جمیل

## نذرِ داتا

لحظہ لحظہ دم بدم تیرے حضور دستیاب  
رنج و الم کے دور میں راحت سکون فشاں گلاب  
تیرا وجود گنجِ بخش و رہنمائے کلاماں  
تیری نظر کے فیض سے سارا زمانہ فیضیاب  
دیکھا نہیں ہے آج تک لب پر کسی سوال کا  
تیرے تشرفات سے ہم کو ملا نہ ہو جواب  
سائل ہو کیسا بھی حضور جو تیرے در پہ آ گیا  
لونا وہ بارگاہ سے تیری ہمیشہ کامیاب  
تیرا مزار مدرسہ ہے اولیائے دین کا  
اس سے معین اور فرید نے بھی رکھا ہے رکتساب  
میرے بھی شہستان میں داتا بہارِ نور ہو  
پاتے ہیں نورِ کشف کا تیری نگاہ سے حجاب  
تیرے وسیلے سے بنے بگڑے ہوئے تمام کام  
تیرے ہی نام سے ہوئیں میری دعائیں مستجاب  
بزمِ تجلیات میں دیکھا نہیں ہے آج تک  
ایسا جمیل آستاں ایسا حسین انتخاب

صادق جمیل

## نذر داتا

مے گُسادوں کے لیے ساقی سر عام آ گیا  
دستِ داتا سے اگر پینے کوئی جام آ گیا  
اللہ اللہ! ہو گیا اُس کا وظیفہ رات دن  
درِ چہ ہندو بھی اگر کہتا ہوا رام آ گیا  
آگئی کشتی مری جب بھی کبھی خوفان میں  
سیتہ مجبور کا نام علی کام آ گیا  
کیوں نہ مخدوم اُمم کے در پہ آتے تاجور  
بھیک لینے کے لیے خاص آ گیا عام آ گیا  
حرزِ ایماں دوستو ہے نعرہ ”یا گنج بخش“  
بد نظر صیاد بھی لے کر اگر رام آ گیا  
آرزو ہر ایک کی ہر ایک پوری ہو گئی  
صبح دم آیا سوالی یا سرِ شام آ گیا  
کشتِ مجوبات سے سب کو نوازا جائے گا  
جُوئے دل پر بے نقاب آخرِ مہِ تام آ گیا  
قطب ہے تیرے مقدر کا ستارہ اوج پر  
آپ کے مدحت سراؤں میں ترا نام آ گیا  
غلامِ قطب امین فریدی (رحمہم اللہ شریف)

## نذر داتا

سرورِ دین (سیدنا) کی عطا ہے بارگاہِ گنج بخش  
ماہِ طیبہ کی ضیا ہے بارگاہِ گنج بخش  
سارکنانِ بھٹے لاہور ہیں کیا خوش نصیب  
مہبطِ نور و مہدی ہے بارگاہِ گنج بخش  
ہے امینِ جودہ ہائے پیہر کون و مکاں (سیدنا)  
منظرِ نورِ خدا ہے بارگاہِ گنج بخش  
ہیں مطلبِ روحانیت کے اور بھی لاہور میں  
مرکزی دارِ الشفا ہے بارگاہِ گنج بخش  
دل کو ملتی ہے نیاز و رنج کی دولت یہاں  
دافعِ کبر و ریا ہے بارگاہِ گنج بخش  
مخزنِ جود و کرم ہے منبعِ رشد و مہدی  
جوہرِ صدق و صفا ہے بارگاہِ گنج بخش  
فیضِ یاب اس سے ہوئے ہیں اصفیا و اتقیا  
جانِ بزمِ اولیاء ہے بارگاہِ گنج بخش



بارشیں پیہم برتی ہیں یہاں پر نور کی  
آئینہ انوار کا ہے بارگاہ حنیف بخش  
بے نواؤں بے سہاروں کے لیے جائے امان  
بے کسوں کا آسرا ہے بارگاہ حنیف بخش  
قصر شادی کی طرف نازش اٹھو کیوں نظر  
میرے دل کا مدعا ہے بارگاہ حنیف بخش  
قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالہ)

فقط اقطاب و اغواث جہاں کو علم ہے اس کا  
نگاہ کبریا میں ہے جو وقعت میرے داتا کی  
مری فرط عقیدت سے ہوئی جاتی ہے خم گروں  
کوئی کرتا ہے جب بھی بات بابت میرے داتا کی  
اُسے مل جائے گی داتا کے نانا جان (سن) کی قربت  
وہ بندہ جس کو حاصل ہوگی قربت میرے داتا کی  
کسی صورت سے کوئی خوش ہو اُن کا نام یواہی  
مجھے اتنی سی ہی مل جائے نسبت میرے داتا کی

راجا رشید محمود

## نذر داتا

مطلع صبح طریقت حنیف بخش  
مہر تابان ولایت حنیف بخش  
کاشف راز رسالت حنیف بخش  
حامل حسن شریعت حنیف بخش  
رہبر راہ طریقت حنیف بخش  
ناظر انوار وحدت حنیف بخش  
منبع رشد و ہدایت حنیف بخش  
مخزن لطف و عنایت حنیف بخش  
ارتباع سرور دیں (سن) کی ضیا  
حاصل حسن نبوت حنیف بخش  
ہیں علی کے فیض کی روشن مثال  
ہیں وقار علم و حکمت حنیف بخش  
مُرشد کامل کی چشم لطف سے  
محرم راز حقیقت حنیف بخش

## نذرِ داتا

دیارِ بند کے تختِ کدے میں اہلِ یقیں  
مرے حضور (سیدنا) کا پیغام لے کے آئے تھے  
جہانِ کفر و جہالت کے گھپ اندھیروں میں  
نئے دنوں کی بشارت بھی ساتھ لائے تھے

انھیں سفیرِ محمد (سیدنا) نکھوں تو ج نکھوں  
انھیں میں ارضِ ولایت کا ایک باغ کہوں  
جنابِ سرورِ کونین (سیدنا) کے حوالے سے  
جنابِ سیدِ مجتہد کو چراغ کہوں

خلوص و عشق و مودت کے پھول لایا ہوں  
وجودِ آپ کا افق کا جام ہے داتا  
مرے بھی ہاتھ پہ رکھ دیں دیا تصوف کا  
کہ فیضِ آپ کا گلشن میں عام ہے داتا

آگہی کے لائے زاروں کی بہار  
گلشنِ عرفوں کی تختِ حنچ بخش  
منزلِ صدق و صفا میں راہبر  
مشعلِ چرخِ طریقت حنچ بخش  
آپ کی ذاتِ گرامی آفتاب  
آپ میں بُرجِ امامت حنچ بخش  
لا الہ کی گتتیاں سلجھا گئے  
واقفِ اسرارِ وحدت حنچ بخش  
پستیوں میں ہے حمیدِ صابری  
ہو اسے معراجِ شہرت حنچ بخش

پیرِ زادہ حمید صابری (لاہور)

(شاعر کی ایک نظریۂ "نواقب سیدنا داتا گنج بخش" ترجمہ ہمارے نمبر ۱۰۱ میں بھی ملے گی۔ صفحہ ۱۰۱)

جس کے دم سے ہر قدم چلتے ہیں وحدت کے چراغ  
میرا داتا وہ شریعت کا علم بردار ہے  
جس کی نظروں میں ہے آپ کے نقشِ قدم  
فیضِ عالم کے کرم سے اس کا بیڑا پار ہے

حمید صابری

کہا یہ بچوں نے \* لاہور آج چلتے ہیں  
حضور سید مجبور ہم کریں گے سلام  
اسی فقیر کی چوکھٹ پہ رات گزرے گی  
بھد ادب یہاں کرتی ہے روشنی بھی قیام

ہجوم آپ کے در پر کھڑا ہے صدیوں سے  
اسے بھی سید جھوڑا ہو عطا سورج  
دعا کریں یہ خدا سے نبی (سید جھوڑا) کے صدقے میں  
گرفت شام سے نعمت کا ہو رہا سورج  
ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)

(”مناقب سید مجبور“ ص ۲۹ پر بھی ان کی ایک منقبت شائع ہوئی تھی)

شبانہ روز کے چوہیں گھنٹوں میں بہر لمحہ  
ہے جاری چشمہ فیضان داتا فیض عالم کا  
نہ تھا لاہور پر ہی صرف ۶۵ء میں کرم ان کا  
کہ ہے ممنون پاکستان داتا فیض عالم کا  
راجا رشید محمود

## نذر داتا

ہوئی مشہور تیری گنج بخش  
ہے نذر و دور تیری گنج بخش  
قوت داتا ہے دلاتا ہے خدا سے  
سراپا نور تیری گنج بخش  
اگر مغموم آئے تیرے در پر  
ترے مسرور تیری گنج بخش  
ترا دربار اگر ہے عکس طیبہ  
تو عکس طور تیری گنج بخش  
عطا پر رب اکبر کی طرف سے  
ہوئی مامور تیری گنج بخش  
ہماری عادت ہے خواہش بعد خواہش  
ترا دستور تیری گنج بخش  
کہی جو منقبت نازش نے اس میں  
ہوئی مذکور تیری گنج بخش

محمد حنیف نازش قادری (کامونکے)

(”مناقب سید مجبور“ ص ۲۹ پر بھی ان کی ایک منقبت شائع ہوئی تھی)



## نذر داتا

اس عنایت کا کروں میں شکر یہ کیوں کر ادا  
آپ نے اپنے فقیروں میں مجھے شامل کیا  
آپ کے بود و ستا کی دھوم ہے کوئین میں  
جو بھی آیا آپ کے در پہ نہ خوں وہ کیو  
اہل دین کو خیر کیا دیا، سے پختہ  
مرتبہ کتبہ بنا سے دیا میں آپ کا  
ہے طلب سائل کو کرتے ہیں عطا داتا حضور  
تج بخش فیض عالم ہے لقب سرکار کا  
اُن کا ذکر پاک ہو لب پر ترے شمع و سحر  
ہو کے گم یادوں میں اُن کی دو جہاں کو بھول جا  
اے امیر! آ اور وہ امیر کا ہو ہم نوا  
سید ججویر کے دربار میں نعرہ لگا  
”حج بخش فیض عالم مظہر نور خدا  
ناقصاں را چہ کامل کاملان را رہنما“

نقیہ مصطفیٰ امیر (فیصل آباد)

## نذر داتا

حج بخش کے لیے بھیجا خدا نے آپ کو  
نظر پنجاب چکا آپ کے انوار سے  
جو بھی در پر آ گیا اس کا نہ خوں ہاتھ تھا  
فیض سب لوگوں نے پہنچا آپ کے دربار سے  
میں نے جب بھی منقبت لکھی وہ ججویر کی  
ہاں جنت کی مہم آئی مرے اشعار سے  
جس نے دیکھا آپ کو فوراً مسدوں ہو گیا  
چار سو اسلام پھیلا دیا حسین کردار سے  
اس لیے ممتاز ہے دنیا میں رتبہ آپ کا  
آپ کو نسبت ہے مانا احمد مختار (سید علیہ السلام)  
نظر پنجاب میں اسلام زندہ کر دیا  
اہل ایمان کو بچایا کفر کی یلغار سے  
جو بھی آئے جادوگر مذمت قابل آپ کے  
ہو گئے تائب رخص ہو کر وہ اپنی بار سے  
اس حقیقت کی شہادت دے رہا ہوں کہیں امیر  
کوئی بھی خالی نہیں آتا ہے اس دربار سے

نقیہ مصطفیٰ امیر

## نذر داتا

علی چوپڑی نے اخلاق کی مشعل جلائی ہے  
یہ وہ ہستی ہے جس سے ہر کسی کی آشنائی ہے  
زمانہ ان کے دروازے پہ دستک دینے آتا ہے  
مُرادیں دل میں جو بھی لے کے آیا ہے وہ پاتا ہے  
ہے چرچا عالم اسلام میں ان کی محبت کا  
حقیقت تو یہ ہے مرکز ہے یہ مہر و مروت کا  
ہماری خوش نصیبی یہ ہمارے شہر میں آئے  
فقیروں کو قلندر کر دیا جب لہر میں آئے  
داؤں کو ظرف کی دولت عطا کی میرے داتا نے  
انھی کے نام سے منسوب ہیں عظمت کے پیمانے  
ہم ان کے عُزس پر جب منقبت ان کی سناتے ہیں  
بالفاظِ دگر لفظوں کے آئینے بناتے ہیں  
شمار اپنا بھی ان کے چاہنے والوں میں ہوتا ہے  
گنہگار ان کے در پہ آ کے دل کے داغ دھوتا ہے  
پسندیدہ ہیں یہ اسلم سبھی ایمان والوں کے  
یہ ظلمت کے اندھیروں میں تیمبر ہیں اُجالوں کے

محمد اسلم سعیدی (لاہور)

## نذر داتا

حامد رحمان ہیں داتا حضور  
واصفِ مہمان ہیں داتا حضور  
سید و سلطان ہیں داتا حضور  
اولیا کی آن ہیں داتا حضور  
اصفیا کی جان ہیں داتا حضور  
اقتیا کی شان ہیں داتا حضور  
سرورِ دوراں (سمنی) کے بحرِ جود کا  
بے بہا فیضان ہیں داتا حضور  
سرِّ حق کُنزِ خدا رازِ الہ  
رب کی اک بُرہان ہیں داتا حضور  
رائس و جاں کیا ہیں فرشتے بے شمار  
آپ کے دربان ہیں داتا حضور  
ہر پریشانی کا کرتے ہیں علاج  
دافعِ خلیجان ہیں داتا حضور

# نذرِ داتا

میر محمد مصطفیٰ ابن شیر خدا شہر لاہور میں جو ہیں جلوہ نما  
ان کی خیرات کھاتے ہیں شاہ و گدا وہ ہیں داتا پیر کا میرے داتا پیر  
آپ اللہ کی ہیں دلیل میں آپ ہیں بحر فیض شہنشاہ دیں (سید علی)  
سب شاہ خیر شکر ہائیں ہے مقدم آپ کا میرے داتا پیر  
تست بست کھڑے در پہ ہیں اولیاء ان میں شامل ہیں مجذوب اور احفایہ  
آپ ان سب کے ہیں رہبر و رہنما قبلہ اکتیا میرے داتا پیر  
ایسا دربار دربار دیکھ کہیں؟ جس جگہ سے کوئی خالی لوٹا نہیں  
رات دن ہے جہاں جمع زائرین وہ ہے در آپ کا میرے داتا پیر  
بھولیوں کو پکارے کھڑے ہیں سبھی مانگتے ہیں یہ سب بہر غوث جلی  
اک نگاہ کرم کیجیے مجھ پہ بھی سب کا کر دو بھلا میرے داتا پیر  
مشتاق سرکار (سید علی) دو مجھ گنہ گار کو میرا سویا ہوا بخت بیدار ہو  
ہر گنبد کا بھی مجھ کو دیدار دے ہے ہری التجا میرے داتا پیر  
آئے لاہور تبلیغ دیں کے لیے اور لاکھوں گنہ گار تاب کیے  
اور ایمان کے روشن کیے ہیں دیئے مرحبا مرحبا میرے داتا پیر

کاشف اسرار رب عالم یزل  
عارفِ رحمان ہیں داتا حضور  
راج رکھ لیں گے وہ عاجز تیری بھی  
عاصیوں کا مان ہیں داتا حضور

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

کون ہے سرخیل اہل حق کا اہل اللہ کا  
شاعر مشرق نے ”مخدوم اہم“ جس کو کہا  
خواجہ اجمیر جس ہستی کے ہیں اوصاف گو  
جس کو اہل رشد نے مانا ہے اپنا مقتدا  
جس کی تصنیف لطیف ایسی حقیقت پیر تھی  
درجہ مرشد کا اسے سلطان جی نے دے دیا  
ایک صوفی عمر بھر جو معرفت کی منزلیں  
رہروں کے واسطے آسان کرتے ہی رہا  
مدح محبوب خدا کے لم یزل (سید علی) کے ساتھ ساتھ  
جس عظیم انسان کا محمود ہے مدحت سرا  
سید ججوڑ ہے وہ جس کا ”اثر“ حشر تک  
ختم ہونا غیر ممکن ہے بعون کبریا

راجا رشید محمود



اللہ اللہ کرنا سکھایا ہمیں، رب کے غیظ و غضب سے بچایا ہمیں  
 ہیں گنہ گار پھر بھی نبھایا ہمیں، ہے کرم آپ کا میرے داتا پیا  
 آپ سے فیض پاتی ہے خلق خدا آپ ہی ہیں ہمارے تو حاجت روا  
 ہر کسی کے لیے در ہے وا آپ کا اے غمہ اصفیاء میرے داتا پیا  
 اس گنہ گار عاجز پہ لطف و کرم دور اس سے رہے ہر طرح کا الم  
 اس کا عقوبتی میں بھی آپ رکھنا بھر ماس کی ہے اتنا میرے داتا پیا  
 محمد ابراہیم عاجز قادری

دکھائی دے نہ اس کے زیر پاہِ ظلّ ہما کیوں کر  
 کہ جس خوش بخت کے سر پر ہے سایہ فیضِ عالم کا  
 غم و اندوہ کے پتنگوں میں پھنسن جائے ہے ناممکن  
 جو عاشق ہے نبی (ﷺ) کا اور شیدا فیضِ عالم کا  
 وہی پائے گا محشر میں بھی دامنِ شفاعت کو  
 یہاں پر جس نے بھی تھاما ہے پلا فیضِ عالم کا  
 جہاں دیدار سارے مفتی سارے ہیں داتا کے  
 وہاں دیکھو ہے دنیا دار مجھ سا فیضِ عالم کا

راجا رشید محمود

## نذر داتا

مغزونِ ایمان ہیں داتا حنیج بخش  
 مرکوزِ ایقان ہیں داتا حنیج بخش  
 موجزن ہے ان کا دریائے کرم  
 نابِ عثمان ہیں داتا حنیج بخش  
 بن کے آتے ہیں بھکاری شاہ بھی  
 کیا عجب سناں ہیں داتا حنیج بخش  
 رہنما ہر سالک و مجذوب کے  
 مرکوزِ عرفان ہیں داتا حنیج بخش  
 رہنمائیِ اولیاء کی جو کریں  
 آپ کے فرماں ہیں داتا حنیج بخش  
 ہوں نظام الدین یا بابا فرید  
 سب کے ہی میراں ہیں داتا حنیج بخش  
 ہر زمانہ ہو رہا ہے فیضیاب  
 مظہرِ یزداں ہیں داتا حنیج بخش

یہ معین الدین چشتی کہ گئے  
 قاسم عرفاں ہیں داتا گنج بخش  
 رابقیں لاہور والوں پر بہت  
 آپ کے احساں ہیں داتا گنج بخش  
 تیرگی دل کی مٹا دیتے ہیں یہ  
 دافع عصیاں ہیں داتا گنج بخش  
 کیا بگاڑے گا کوئی عاجز ترا  
 حامی و غمراں ہیں داتا گنج بخش

محمد ابراہیم عاجز قادیان

شعور ہی ہمیں کہاں ہے عظمتوں کا آپ کی  
 حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جُدا ہوا ہے تار گنج بخش کا  
 میں تیرے حسنِ آخرت کی کر رہا ہوں یوں دعا  
 خدا کرے ہو تیرے دل میں پیار گنج بخش کا  
 رہائی جہاں کا ہے رشید منقبت سرا  
 ہے ہستی گنج بخش کی دیار گنج بخش کا

راجا رشید محمد

## نذر داتا

لاہور تیرے سر پہ ”چمکڑ چھاں“ ہیں گنج بخش  
 تو جہنم ہے اگر تو تری جاں ہیں گنج بخش  
 اس در پہ جو بھی آیا کھل ہو کے وہ گیا  
 لاکھوں دلوں کے درد کا درمں ہیں گنج بخش  
 ہے اولیاء میں کوئی ستارہ کوئی قمر  
 مانید آفتاب درخشاں ہیں گنج بخش

یہ استعارہ کیا کہ کنایہ نہیں کوئی  
 زندہ حقیقتوں کا اک عنوان ہیں گنج بخش  
 جو منقبت کی بزم میں حاضر ہیں اس سے  
 سارے یہ آج آپ کے مہماں ہیں گنج بخش  
 ہیں رہنمائے کلاماں اور پیر ناقصاں  
 شاکر جی ایک منبعِ عرفاں ہیں گنج بخش

شاہ کرکند ان (سرگودھا)

## نذر داتا

تاجدارِ اویہاء و اصفیا ہیں سچ بخش  
 پیکرِ لطف و عنایت و سخا ہیں سچ بخش  
 میں بھی اک ادنیٰ گدا ہوں سید مجبور کا  
 ہاتھ باندھے ہی کھڑا ہوں در پہ کافی دیر کا  
 مجھ پہ بھی جب اک نظر سرکار کی ہو جائے گی  
 دور ہر بیماری اس بیمار کی ہو جائے گی  
 کون ہے وہ جو عقیدت سے یہاں آتا نہیں  
 کون ہے وہ جو مڑاویں اس جگہ پاتا نہیں  
 ناقصوں کو کاملوں کی صف میں شامل کر دیا  
 جو سوالی در پہ آیا اُس کا دامن بھر دیا  
 کیوں نہ ہو پھر ہر کس و ناکس پہ لازمِ احترام  
 میرے داتا اصفیا و اویہاء کے ہیں امام  
 سچ بخش فیض دینا جن کا ادنیٰ کام ہے  
 سید مجبورِ حسرت اُس نخی کا نام ہے

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

(”مناقب سید مجبور“ تاریخ بخش کے مولیٰ اور ہر مکی شاعر کی ایک منقبت گنجی)

## نذر داتا

آپ کا درجہ صداقت عام داتا سچ بخش  
 قلب کی تسکین ہے یہ نام داتا سچ بخش  
 دین کی تدریس میں گزری ہے ساری زندگی  
 صورتِ انوار سینوں میں اتاری زندگی  
 تھا زباں پر آپ کے اسمِ محمد (ﷺ) ہر گھڑی  
 عالمِ تنہائی میں لگتی تھی اشکوں کی جھری  
 کیوں نہ ہوں آخر مسلمان آپ کے احسان مند  
 آپ کے دم سے ہوئے ہیں کفر کے دروازے بند  
 آپ کی رگ رگ میں تھی حق و صداقت کی بہار  
 جیسے مُسلم کے لیے ہو باغِ جنت کی بہار  
 اس لیے انوار افزا ہے سحر کی روشنی  
 آپ کے روضے پر اُتری ہے قمر کی روشنی

انوار قمر (لاہور)



## نذر داتا

روح پرور آستان داتا علی جیوئے کا  
معترف ہے اک جہاں داتا علی جیوئے کا  
کتنی صدیوں سے در رحمت گھرا ہے رات دن  
فیض بحر یکساں داتا علی جیوئے کا  
باشاہان جہاں بھی ہیں فقیہان کھڑے  
دہر میں سدا رہیں داتا علی جیوئے کا  
رہنما قرب حق پر آپ ہیں پیہم رواں  
رشک بہت ٹکڑوں داتا علی جیوئے کا  
کشف کتب آپ کی ہے ایک تصنیف لطیف  
معرفت سے پُر یہاں داتا علی جیوئے کا  
فیض ہے رابوہ میں قرونوں سے جاری آپ کا  
ہے خزانہ جوداں داتا علی جیوئے کا  
خولجہ "ہند الولی" نے چمکا کا ہے جہاں  
ہے وہ ارفع آستان داتا علی جیوئے کا  
ساقی نازک کے لب پر شا ہے آپ کی  
نہم چوٹی ہے زہاں داتا علی جیوئے کا

غلام رسول ساقی (گوجرانوالہ)

## نذر داتا

ظلمتوں میں مطلع عرفان داتا علی جیوئے کا  
تیرگی میں نور کا سامان داتا علی جیوئے کا  
مظہر نور خدا بھی آپ ہی کی ذات ہے  
وحدت خالق کی ہیں پہچان داتا علی جیوئے کا  
"افاضاں را چہر کائنات" سید جیوئے کا  
صوفیائے کامیاب کی جان داتا علی جیوئے کا  
"حجۃ بخش فیض عالم" آپ کا زریں لقب  
نظرِ لاہور کی پہچان داتا علی جیوئے کا  
خواجہ اجمیر کے دل سے کوئی پوچھے تو ہیں  
اولیائے دہر کے سلطان داتا علی جیوئے کا  
بوالحسن رشد و ہدایت کی ہیں اک روشن کتاب  
آدمی کو کرتے ہیں انسان داتا علی جیوئے کا  
سائل دربار دربار حقیقت کیسے بھی ہوں  
مشکلیں میری بھی ہوں آسان داتا علی جیوئے کا

ہند کے ظلمتِ کدے میں منہج انوار ہیں  
 ہم پہ ہیں اللہ کا احسان داتا گنج بخش  
 جن کے ہاں مال و زراعتان ہی کم تھا انھیں  
 دے رہے ہیں دولت ایمان داتا گنج بخش  
 ہیں کتاب معرفت کی اک حسیں تفسیر اور  
 باب وحدت کا جی عنوان داتا گنج بخش  
 سروری کو آپ ہی کی رہبری مطلوب ہے  
 اولیائے حق میں ہیں ذی شان داتا گنج بخش  
 ہے ریاض ہے نوا بھی آپ کے در کا گدا  
 اس کی جھولی میں بھی کچھ فیضان داتا گنج بخش!

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

ناصر و داتا جب ان کا کہریا ہے بے گماں  
 سب کے ناصر سب کے داتا سید جھوڑ ہیں  
 آج لب پر منقبت ان کی ہے جاری اس لیے  
 دستگیر روزِ فردا سید جھوڑ ہیں

راجا رشید محمود

## نذر داتا

رہنمائے بزمِ الفت سید جھوڑ ہیں  
 رہبرِ راہِ طریقت سید جھوڑ ہیں  
 آپ ہی نے ہم کو بتائے ہیں دیں کے راستے  
 قائدِ راہِ شریعت سید جھوڑ ہیں  
 ان سے ہی منسوب ہیں مہر و وفا کے ضابطے  
 مرکزِ شہرِ محبت سید جھوڑ ہیں  
 اب بھی ان کا آستانہ معدنِ انوار ہے  
 باعثِ تسکین و راحت سید جھوڑ ہیں  
 کر دیئے ہیں واسب اسرارِ لدنی آپ نے  
 واقفِ رازِ حقیقت سید جھوڑ ہیں  
 بُت پرستوں کو رکھا توحید حق سے آشنا  
 رازدانِ سرِ وحدت سید جھوڑ ہیں  
 آپ سے آتے ہیں لینے فیض سارے خاص و عام  
 منبعِ رشد و ہدایت سید جھوڑ ہیں

ریاض احمد قادری

## نذر داتا

ہیں جہاں میں منبع انوار داتا گنج بخش  
 اولیاء کے قافلہ سالار داتا گنج بخش  
 اہل دل کو ان سے متی ہیں غنا کی دولتیں  
 اہل حق کے ہیں بڑے ولدار داتا گنج بخش  
 عشق کے مژنہاں کھولے ہیں کس نے؟ آپ نے  
 کاروان عشق کے سردار داتا گنج بخش  
 کچھ نہیں رہتا ہے مخفی سالکوں کی آنکھ سے  
 کھولتے ہیں یوں چھپے اسرار داتا گنج بخش  
 قسمتیں بگڑی ہوئی بنتی ہیں اس دربار پر  
 بختِ خفته کرتے ہیں بیدار داتا گنج بخش  
 منبع رشد و ہدایت ہے یہی لاہور میں  
 آپ کا بتا رہے دربار داتا گنج بخش  
 یہ ریاض آیا مُراد دل لیے در پر حضور  
 کیجیے اس پر کرم سرکار داتا گنج بخش!

ریاض احمد قادری

## نذر داتا

ہند میں ہیں فقر کی اک شان داتا گنج بخش  
 ہیں جہاں میں اپنی ہی پہچان داتا گنج بخش  
 پا رہے ہیں راہ گم کردہ راہی سے روشنی  
 سالکوں کو دیتے ہیں عرفان داتا گنج بخش  
 جب شریعت میں بھی رتبہ ان کا خاص اخص ہے  
 تو طریقت کے بھی ہیں سلطان داتا گنج بخش  
 بھائی چارہ ہے انھیں مرغوب بے حد دوستو  
 الفتوں کا ہیں حبیب عنوان داتا گنج بخش  
 کشف سے بھرپور باتیں سن کے سب کہنے لگے  
 یوں پڑھاتے ہیں ہمیں قرآن داتا گنج بخش  
 مل گئی تفسیر عرفاں آپ کے دربار سے  
 چنہ تر کرتے ہیں یوں ایمان داتا گنج بخش  
 آج یہ بھی آپ کے دربار پر حاضر ہوا  
 پورے ہوں شاہد کے بھی ارمان داتا گنج بخش

سید شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)



## نذر داتا

راہِ حق ہم کو دکھائی سید جھوڑ نے  
اس طرح کی ہے بھلائی سید جھوڑ نے  
ختم ہوتی جا رہی تھیں باتیں کفر و شرک کی  
مکمل حق جب بھائی سید جھوڑ نے  
پاس رہتے ہیں دل بیتاب کے داتا حضور  
کب کسی کو دی جدا کی سید جھوڑ نے  
سننے والوں کے دلوں میں روشنی ہوتی گئی  
بات حق کی یوں سنائی سید جھوڑ نے  
راہِ گم گشتہ زمانے کے مُراویں پا گئے  
گمزی سب کی یوں بنا کی سید جھوڑ نے  
جب کسی نے بھی طریقت پائی یہ کہنے لگا  
ذاتِ حق سے کو لگائی سید جھوڑ نے  
ہیں وہ شاہد معرفت کے رہنا اس دہر میں  
دی ہے حق سے آشنائی سید جھوڑ نے

سید شاہد حسین شاہد

## نذر داتا

دمِ بدم کرتا ہوں مدحت سید جھوڑ کی  
میرے دل پر ہے حکومت سید جھوڑ کی  
خواجہ اجیر ہوں یا حضرت گنج شکر  
سب کے دل میں ہے عقیدت سید جھوڑ کی  
منزلِ راہ طریقت آپ کا طرزِ عمل  
زندگی عین شریعت سید جھوڑ کی  
میں یہ سمجھوں گا مری بخشش کا ساماں ہو گیا  
ہو گئی جس دن زیارت سید جھوڑ کی  
در پہ آتے ہیں سلامی کے لیے شاہ و گدا  
دیدنی ہے شان و شوکت سید جھوڑ کی  
شان بخشش ہے خدا نے رُخِ لاہور کو  
بن گیا جائے سکونت سید جھوڑ کی  
مجھ کو سرورِ زندگی کے جادۂ دشوار پر  
تازہ دم رکھے محبت سید جھوڑ کی

سرور حسین نقشبندی (لاہور)

# نذر داتا

حاضر ہے تیرے در پہ گدا - سید جھوڑا  
 جو اس کی طرف ہنسم عطا سید جھوڑا  
 خطے میں مرا پاک نگر پھر سے گھرا ہے  
 درکار ہے پھر تیری دُعا سید جھوڑا  
 جاری رہے نگر ترے فیضانِ کرم کا  
 اے مظہرِ انوارِ خدا سید جھوڑا  
 ہو خیر ترے بابِ عنایت و عطا کی  
 ہوتا رہے مشکوں کا بھرا سید جھوڑا  
 درہر تو ولیوں کے جہاں بھر میں کئی ہیں  
 ہے شان ترے در کی جدا سید جھوڑا  
 تو مظہرِ اوصافِ شہ کون و مکان (سرخس) ہے  
 انقلاب ترے مدح سرا سید جھوڑا  
 عاجز ہیں ترے در پہ فرشتوں کی قطاریں  
 عاشق ترے مردانِ خدا سید جھوڑا

کشافِ حجابات ہر اک حرف ہے تیرا  
 اے رامبر و رامنا سید جھوڑا  
 بھرتے ہیں کئی پیٹ ترے خوانِ کرم سے  
 اے مرجعِ مخلوقِ خدا سید جھوڑا  
 ہے تاج ترے سر پہ سیادت کا فروزاں  
 اے وارثِ لَوْلَاکَ لَمَّا سید جھوڑا  
 درکار ہے خدام کو بھی دل کی صفائی  
 مطلوب ہے اب صدق و صفا سید جھوڑا  
 جاری رہے نگر ترا تا روزِ قیامت  
 شہزاد کے دل کی ہے صدا سید جھوڑا

محمد شہزاد محمد دی

جھوڑی ہارگاہ میں جو جا کھڑا ہوا  
 اُس کی مدد کو اُن کی عطا اٹھ کھڑی ہوئی  
 چپ چاپ جب کہیں حاضرِ دربار ہو گیا  
 ہر خامشی یہاں پہ ملی بولتی ہوئی

راجا رشید محمود

## نذر داتا

داتا کے در پہ بارشِ انوار دیکھیے  
 بھیکے ہیں نور میں در و دیوار دیکھیے  
 موج نگاہ لطف ہے داتا کی بے نظیر  
 بیزا لگا دیا ہے ہر پار دیکھیے  
 داتا کے فقر میں ہے نہاں شانِ خسروی  
 ہیں تاجور بھی سائل دربار دیکھیے  
 داتا کے در سے اُٹ کے رحمت رسول (ﷺ) کی  
 کس درجہ شادماں ہیں گنہ گار دیکھیے  
 داتا کی عکاجوں سے معطر ہیں رات دن  
 لاہور کے یہ کوچہ و بازار دیکھیے  
 صدیوں سے بھر رہا ہے زمانے کی جھولیاں  
 داتا خنی کا دستِ گہر بار دیکھیے  
 فیضانِ گنج بخش ہے کس درجہ پُر وقار  
 قلوب و ولی ہیں حاضر دربار دیکھیے  
 جن پر پڑی نظر مرے داتا حضور کی  
 وہ ہو گئے ہیں کافِ اسرار دیکھیے  
 صدقہ علی کا خواجہ ہجویر نے عطا  
 بخشی ہے مجھ کو دولتِ بیدار دیکھیے

محبوب الہی عطا (ہری پور ہزارہ)

## نذر داتا

فیض دنیا میں عام تیرا ہے  
 جس کو دیکھو غلام تیرا ہے  
 کام بڑے بھی جس سے بن جائیں  
 میرے داتا! وہ نام تیرا ہے  
 تشنگی کس طرح رہے باقی  
 میرے ہاتھوں میں جام تیرا ہے  
 عشق سرکار (ﷺ) میں جیو، لوگو  
 بس یہی اک پیام تیرا ہے  
 عاشقوں کی وہیں پہ جنت ہے  
 جس جگہ پر قیام تیرا ہے  
 عاشقانِ نبی (ﷺ) کے ہونٹوں پر  
 تذکرہ صبح و شام تیرا ہے  
 کالموں کا بھی پیر کامل تو  
 کتنا اُونچا مقام تیرا ہے  
 اس ضیاء کو قبول کر لینا  
 اس کے لب پر سلام تیرا ہے

سید ضیاء الدین گیلانی (ہری پور)



## نذر داتا

سال وصال: ۱۳۶۵ قمری ۱۲۸۵ شمسی و فاجعہ علی اللہ

عرس شریف: ۱۹۶۶ء والہا الفاظ بحساب ہجرت "خوبی صراط اوینا" ۱۹۶۶

تذکرہ ہے مہرہ عالم جہاں کے چہرہ کا  
رنگ اک اک لفظ میں ہے اس لیے تاثیر کا  
اک نشان' تخریب کے ماحول میں تعمیر کا  
کام داتا نے دیا ہے خاک سے اکسیر کا  
تو دلوں ذہنوں کا فتح اسے عہد اقلیم فقر  
چار سو عالم میں شہرہ ہے تری تسخیر کا  
شہروں دہر و شاہان جہاں سمجھیں گے کیا  
جو ہے طول و عرض تیرے فقر کی جاگیر کا  
کتنی صدیوں سے منور اس سے ہے بزم جہاں  
بڑھ رہا ہے دروہہ ہم تری تنویر کا  
ہر طرف ہے آج بھی تیری صدائے حق کی گونج  
غلغلہ اب بھی ہے تیرے نعرہ تکبیر کا

نیک پڑا بد پر برابر کا ہے تیرا انتقام  
دانواز و مہرباں یکساں جوان و بیج کا  
گروش دوزاں ہے تیری آج بخشی کی گواہ  
آسمان شہد ہے تیرے فیض عالمگیر کا  
کاشف الخجب ہے تیری کتاب حق مآب  
جوداں فیضان تیری خوبی تحریر کا  
اک نظر سے غم رہوں کو کر دیا حق آشنا  
ہے وہ خوش قسمت' ہوا زخمی جو اس شمشیر کا  
تیر انداز اور بھی تھے ہر طرف بہر شکار  
دل بنا میرا بکف تیری نظر کے تیر کا  
مجھ کو تیری منقبت خوانی کا حاصل ہے شرف  
ہے نصیب اویں پر اس عبد پُر نصیر کا  
تیرے مرقہ پر خدا کی رحمتوں کا ہے نزول  
نجم تاباں ہے یہ پاکستان کی تقدیر کا  
کر دیا شامل ترے در کے گردنوں میں اسے  
ہے دلی ممنون طارق کاتب تقدیر کا

محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری

# نذر داتا

فروں بدلتا ہے نئی مرے داتا کا ہزار سے بڑھ کر ہے ذمہ مرے داتا کا  
 جاتا ہے مدینے کا چور مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 نور کا مٹی بنا چور مرے داتا کا ہے دین کا سرمایہ خیر مرے داتا کا  
 کرتا ہے اثر دل بنا زہد مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 پاکیزہ حیات ان کی معیار ہدایت ہے شریعت بنا اچھا طریقت ہے  
 ہے قید تو ہے شہد مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 احکام شریعت بنا تھی آپ کی پابندی میں حید عام علیہ السلام کی تا مومن مت کی  
 نکالتے خدا صبرا علیہ السلام مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 اک راز ہے قدرت کا اک راز ہے بات کا اک چمن ہے فطرت کا اک چاند ہے ظہر کا  
 اک باغ ہے جنت کا دارالمرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 پوش ہے یہاں ہر دم زہد کی کھلی فٹ کی یہاں ہے سکنت کی یہ جاں ہے ولایت کی  
 دربار ہے یہ کیمیا خود مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 نجات کے ہفتوں پانچوں در کے ترے ہیں داتا کے گوتوں میں صدیوں ہیں زمانے ہیں  
 ہر دور میں تازہ ہے قصہ مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا

ہر دم ہے یہاں بارش اک نور اجالے کی بھرتی ہے یہاں جھولی ہر مائے دالے کی  
 ہر سمت ہے دہا میں خیر و مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 آنی، پاک چن کلیر، 'نجیر' دکنی، بھیر، ارباب ولایت کا ہے جس بھی جگہ ذہد  
 ہے فیض وہاں پہنچا، داند مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 وہ مسند سنت پر مانند قیاس بیضا، 'سودن' سیدت کا وہ شش قمر نیکا  
 جس کے بھی باب کا خود مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 پنجاب کی چار ٹھہر، گلزار اویں ٹھہرا، اور اسی خاطر اب خوف خزاں ٹھہر  
 ان شیر حسین پر ہے پیر مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 ہر صبح دما میرا موار نے مجھ رکھا سر پر بھی اسی خاطر اک ظن نرم رکھا  
 جھولی میں جو تھ میری صدقہ مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 اک عرض ہے درینہ ہو آس مری پوری وہ خاص عنایت ہو سب قسم ہو بھوری  
 یہ رب مجھے رکھ دے جلوہ مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 ہر وقت ہے یاں ہر سو تسبیح دعا، فقر یاں آہی نہیں عتق کوئی بھی کی اور  
 ہے فیض یہاں چارنی لکھ مرے داتا کا سوچوں سے بھی آگے ہے زہد مرے داتا کا  
 ڈاکٹر افضل احمد نقوی

## نذرِ داتا

خدا کے نور سے روشن ہے جلوت میرے داتا کی  
نبی (ﷺ) کے ذکر سے آباد خلوت میرے داتا کی  
خزینہ معرفت کا ہے محبت میرے داتا کی  
عطائے سرور عالم (ﷺ) ہے قربت میرے داتا کی  
بھگواند! یہ بھی ہے فضیلت میرے داتا کی  
قلوب اہل دین پر ہے حکومت میرے داتا کی  
عقیدت کا حوالہ ہے فقط یہ منقبت گوئی  
سمجھ میں آ نہیں سکتی حقیقت میرے داتا کی  
اُسے سن کر مری جانِ حزیں تسکین پاتی ہے  
کوئی جو بات بھی کرتا ہے بابت میرے داتا کی  
اُسے کیونکر نہ اپنی خوبی قسمت پہ رشک آئے  
کہ جس پر بھی ہوئی چشم عنایت میرے داتا کی  
دلِ غمگین کو راحت فزا اُن کا تصور ہے  
مصائب سے بچا لیتی ہے نسبت میرے داتا کی

فقیریوں کے تہی دامن مرادوں سے وہ بھرتے ہیں  
رہے گی تا ابد جاری سخاوت میرے داتا کی  
دلوں کو اُن کی یادوں سے بسانا خیر و برکت ہے  
سعادت ہی سعادت ہے عقیدت میرے داتا کی  
سراجِ منزلِ عرفان و مستقی اس کو ملتا ہے  
میٹر جس کو آ جائے رفاقت میرے داتا کی  
نزولِ رحمت باری ہے جو اس پاک دھرتی پر  
ہے نازش یہ بھی تو زندہ کرامت میرے داتا کی  
قاری غلام زبیر نازش (گوچرانوالا)

دیدہ افروز ہیں درویش کے اسرار و رموز  
دیکھ رنکین افکارِ علی ہجویری  
جلوہ گر نورِ خدا ہے مرے آئینے میں  
نہیں بھی ہوں آئینہ بردارِ علی ہجویری  
میری نظروں میں ہے ہجویر کا خورشیدِ جمال  
میرے دامن میں ہیں انوارِ علی ہجویری  
حافظ مظہر الدین

## نذر داتا

جو لے کر نور سرکار جہاں (سیدنا) سے رنگ و نور آئے  
 انھی میں ایک خیر اولیاء داتا حضور آئے  
 یہ دیکھا بند میں ہے حاجت سرستی وحدت  
 تو وہ مجھیر سے لے کر یہاں جام طہور آئے  
 رہ حق کے جو خواہش مند تھے ان کی مدد کرنے  
 جو سرکش تھے ملانے خاک میں ان کا غرور آئے  
 جنہیں نسبت در داتا سے ہے خواہش کہاں ان کو  
 کہ ان کے روبرو باغ ارم آئے کہ حور آئے  
 نظر میں روضہ داتا کی نورانیئیں بھر لو  
 تو دربار رسول پاک (سیدنا) ساتھ کو سرور آئے  
 اجازت جن کی نظروں کو ملے داتا کے مرقد سے  
 انھی کے ہاتھ میں بس نعمت کشف القبور آئے  
 گدا آئے تو پائے دولت فقر و غنا ان سے  
 شعور و آگہی پائے یہاں جو بے شعور آئے  
 میں اس خواہش میں آصف ہوں ثنائی فیض عالم کا  
 کہ ان کا رُوئے زیبا خواب میں اک دن ضرور آئے  
 ہر آصف شیر چشتی (فیصل آباد)

## نذر داتا

وہ جس نے سپید مجھیر سے دل سے محبت کی  
 اسی بندے پہ وا کرتے ہیں وہ رمزیں حقیقت کی  
 کرم ہو جائے تو عشاقی داتا پر اترتی ہے  
 ضیا توحید حق کی اور چمک شان رسالت کی  
 ہزاروں غیر مسلم حلقہ اسلام میں آئے  
 دکھائی آپ نے جس جہ جھلک نور کرامت کی  
 لیا بے چارگاں کو جس طرح داتا نے باہوں میں  
 نظیر ایسی جہاں والوں نے کب دیکھی تھی شفقت کی  
 ہمارے پاس ہے سب کچھ جو داتا اپنے داتا ہیں  
 ضرورت ہی نہیں ہم کو شکوہ و شان و شوکت کی  
 عطا کرتے ہیں وہ "لَا تُقْطَعُ" کے بے بہا موتی  
 خبر ہے فیض عالم (سیدنا) کو ہماری ہر ضرورت کی  
 ہماری روح میں کھلتا ہے جو داتا کی گلری کو  
 اُسی روزن سے پھولے گی کرن صبح سعادت کی



نظر آتی ہے محراب حرم اس کے تھنق سے  
قسم اللہ کی! وہ شان ہے داتا کی قربت کی  
کبھی انھیں نہ وہ اہل نظر داتا کے قدموں سے  
جنھیں ہو جائے حاصل معرفت سر حقیقت کی  
انھی کی مدح میں ہم نے بسر کی زندگی اپنی  
انھی سے داد ہم پائیں گے آصف اپنی محنت کی  
آصف بشیر چشتی

یہ آستانِ قدس سراپا بہار ہے  
دُوروں پہ اس کے رحمت پروردگار ہے  
ہوتے ہیں نامراد یہاں آ کے با مراد  
ہر پھول اس چمن کا دُر تابدار ہے  
انوارِ دُوالجلال ہیں روضہ کے آس پاس  
دیوار و در پہ کُسنِ مشیت نثار ہے  
دیکھی ہیں مہر و مہ کی جبینیں ٹھکن ہوئی  
اس خاک پر کہ جس کی فضا لالہ زار ہے

شورشِ کشمیری

## نذر داتا

نورِ چشم احمد (رحمۃ اللہ علیہ) مختار داتا گنج بخش  
دودمان حیدر کزار داتا گنج بخش  
سینہ ہے تجلیۂ انوار ہے شک آپ کا  
شرحِ قرآن آپ کی طہارت داتا گنج بخش  
ناقصوں کے ہر کائنات کا مونس کے رہنما  
ساکن وقت کے سالار داتا گنج بخش  
بے ٹھکانوں کو ٹھکانا آپ کے در پر ملا  
بے کسوں کے مونس و غمخوار داتا گنج بخش  
آپ کے ٹکڑوں پہ پتے ہیں ہزاروں صبح و شام  
میرے جیسے مفلس و نادار داتا گنج بخش!  
صدقہ شانِ ولایت آپ کے دربار میں  
استغاثہ ہے مرے سرکار داتا گنج بخش  
ہیں مسلمانانِ عالم کسمپرسی کے شکار  
ہر طرف ہے گھر کی یلغار داتا گنج بخش

عالم اسلام کی فرقہ پرستی دیکھ کر  
خندہ زن ہے عالم سفاک داتا گنج بخش  
میرے داتا قلعة اسلام پھر خطرے میں ہے  
بھیجے گا لشکرِ ہزار داتا گنج بخش  
قوم کی شیرازہ بندی کی ضرورت پھر سے ہے  
منہ پھر ہے امت سرکار داتا گنج بخش  
صدقہ غوثِ معظمہ از طفیلی "غوثین"  
کیتے میرا بھی میرا پار داتا گنج بخش  
کیتے شانِ مسجائی کی مجھ پر بھی نظر  
میں بھی ہوں اک آپ کا بیمار - داتا گنج بخش  
سیکڑوں رنج و الم اک دم ہوا ہو جائیں گے  
ہو اگر چشمِ کرم اک بار داتا گنج بخش  
حرف حق ہے خواجہ اجمیری کا فرمایا ہوا  
"مظہر نور خدا" سرکار داتا گنج بخش  
گر قبول اُفتد زہے عزد شرف یا سیدی  
قادری توتیہ کے اشعار داتا گنج بخش

میاں توتیہ قادری (اسلام آباد)

## نذر داتا

پرس و ناکس پہ فیضان و عنایت مرہبا  
گنج بخشی آپ کی محکم کرامت مرہبا  
آیہ "لَا تَقْنَطُوا" کی معرفت کے رازدار  
جانتے تھے معنی اعلانِ رحمت مرہبا  
کر دیا رازِ حقیقت فاش ہر انسان پر  
کہ شریعت ہی میں پنہاں ہے طریقت مرہبا  
تختِ راوی بھا گیا مجبور کی دستار کو  
اس طرح لاہور کو بخشی فضیلت مرہبا  
خواجہ اجمیر جیسے کاملوں کے رہنما  
آپ ہیں داندۂ رازِ حقیقت مرہبا  
اجتہادِ سنتِ مُرسَل (ساری) میں رکھا تن بدن  
عمر بھر کی "فَقَرٌ فَخْرِي" کی اطاعت مرہبا  
"درِ حقیقت کا ہے خواہش دور رکھنا نفس سے"  
آپ کا فرمان ہے یہ کنزِ حکمت مرہبا  
کعبۂ خالق دکھایا سامنے مراب کے  
دیکھ کر دکھلا کے یوں کی تھی عبادت مرہبا  
جو وہ گاہ قدسیاں درِ پییدہ مجبور کا  
ہے عقیدۂ ہے نوا کو گنجِ جنت مرہبا

عقیدۂ نذر (لاہور)

## نذرِ داتا

کرم فرما اگر داتا رہا ہے  
مقدر اپنا بھی اچھا رہا ہے  
حقیقت کا کوئی دوا رہا ہے  
تو اس دربار پر آتا رہا ہے  
علی بھوپتی کی تعریف کرنا  
جواب پرسشِ معنی رہا ہے  
ہے مہرِ آسمانِ رشد داتا  
جو میرے قلب کو دھڑکا رہا ہے  
جسے داتا کے در کی لو لگی ہے  
وہ دلِ مجمع میں بھی تنہا رہا ہے  
شاسا ہے وہ بندہ معرفت کا  
جو افکارِ آپ کے پھیلا رہا ہے  
رہا ہوں حاضر دربار داتا  
یہ سستا خلد کا سودا رہا ہے  
نظر ایسے جی گنبد پہ یوسف  
کہ ہر رنگ جہاں پھیکا رہا ہے

کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری (ناہور)

## نذرِ داتا

چاہتے ہیں سب کی جب بیہودہ خدمتِ اُمم  
لطف فرمائیں گے دیر و زودِ خدمتِ اُمم  
شاعرِ مشرقِ حکیمِ امت سرکار (مولانا) تھا  
جس نے داتا کو کہہ محمود "مخدومِ اُمم"  
رہنما ہے فکرِ ان کی نورِ انساں کے لیے  
پیشِ جہِ فضل و رحمتِ معبودِ خدمتِ اُمم  
سچِ تجلی فیضِ عالمِ سیدِ مجاہدین  
آشنائے شاہد و مشہودِ خدمتِ اُمم  
میں امیرِ ملکِ معنی مخزنِ انوارِ حق  
قہرِ عطا و جودِ خدمتِ اُمم  
مجمعِ البحرینِ شرح و معرفتِ داتا حضور  
واقفِ اسرارِ ہست و بودِ خدمتِ اُمم  
بند ہر دروازہٗ تشکیک فرماتے گئے  
کر کے راہِ شرک کو مسدودِ خدمتِ اُمم  
پردہ ہائے معرفتِ وا کر دیے ہیں آپ نے  
پیشِ مشیت کا دُرِ مقصودِ خدمتِ اُمم  
جس جگہ جب بھی پکارا آپ کو محمود نے  
اس نے پایا ہیں وہیں موجودِ خدمتِ اُمم

راجا شہید محمود

## نذر داتا

یوں رب نے اونچی فرمایا اقبال علی جھویری کا  
ہر ماہ علی جھویری کا ہر سال علی جھویری کا  
ماضی جو رہا ہے داتا کا تو استقبال بھی ان کا ہے  
اور دیکھ رہی ہے سب دنیا ہے حال علی جھویری کا  
تم بڑے ولایت کا دل کی آنکھوں سے جو دیکھو پائے گے  
سب پات علی جھویری کے ہر ڈال علی جھویری کا  
کیوں مجملہ شیوخ سلاسل کے حاضر ہوں اس در علی پر  
تفصیل ہے سارے ولیوں کی اجمال علی جھویری کا  
تصنیف علی جھویری کی ہر وقت بس لے آنکھوں میں  
جو حکم سمجھ میں آ جائے مت ڈال علی جھویری کا  
مخدوم اُمم کا فرمایا مرقہ کو حرم انظار کیا  
مداح رہا ہے کچھ ایسا اقبال علی جھویری کا  
نسبت سب اہل تصوف کی قائم ہوئی فیض عالم سے  
ہر غوث علی جھویری کا ابدال علی جھویری کا  
محمود نظر والے جو ہیں وہ دیکھتے ہیں ہر صبح و مسا  
دل یاد خدا میں رہتا ہے فعل علی جھویری کا

راجا رشید محمود

## نذر داتا

عطائے سرور گل (سید اللہ) سے ہیں اونچی شان کے داتا  
میں ان سے ملتا ہوں لوگو! ان کو جان کے داتا  
جہاں والوں کے دل پر راج تو کرنا ہی تھا ان کو  
ہیں ذریت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بندے ہیں رحمان کے داتا  
جلیل القدر سارے اولیا تسلیم کرتے ہیں  
علی جھویری کو مانا گیا عرفان کے داتا  
کوئی کشکول در کف ہو کہ سر پر تاج رکھتا ہو  
علی ہیں ہر فقیر راہ کے سلطان کے داتا  
تمنائی ہیں ہم بخشش کے تو ممدوح اجیری  
ہیں راہ جنگ الفردوس کے سامان کے داتا  
نہیں دیکھا ہے خالی ہاتھ جاتا کوئی اس در سے  
یہ ہیں دائرۂ اسرار کے انجان کے داتا  
عقیدت سے جو دے گا حاضری وہ ان کو پائے گا  
کرم کے التفات و لطف کے احسان کے داتا  
مقامات علو ہتھار کو محمود دیتے ہیں  
مگر غریب راجا داتا میں چھان کے داتا

راجا رشید محمود



## نذر داتا

اخیار و اتقیا کے ہیں رہبر ابوالحسن  
اور عاصیوں کے ناہر و یادگار ابوالحسن  
کیوں کا عطف مرموز طریقت نہ آپ ہوں  
ہیں باب شہر عزم کے مظہر ابوالحسن  
تشنہ رہے گا کیسے محب آپ کا کوئی  
ہمراہ ہوں گے جب سر کوثر ابوالحسن  
ہیں رہنمائے کاروانِ زہد و اتقا  
ہیں بحر معرفت کے شہسوار ابوالحسن  
ہو گا لہائے عذوف سر حشر زیب تن  
جیسے رہے جہان میں اکثر ابوالحسن  
دل کے دُوق پہ میرے لکھا نام آپ نے  
قسمت کا ہو گیا ہوں سکندر ابوالحسن!  
ان پر نگاہِ لطف و عطا و کرم رہے  
ہیں حاضر دربارِ سخنور ابوالحسن!  
محمودؒ پر نگاہِ عنایت نبی (ﷺ) کی ہے  
اور لطفِ زا ہوئے ہیں برابر ابوالحسن

## نذر داتا

لطف کے شفقت کے خورِ حنیف  
ہوں گے یادگارِ روزِ محشر حنیف  
مستفاد آقا (ﷺ) کی تویروں سے ہیں  
مصطفیٰ (ﷺ) خورِ مدامِ انور حنیف  
ہر دی میں جنت سرور (ﷺ) کی ہیں  
اولیاء تک میں قد آور حنیف  
تیرے ہرچ عطا و فضل ہیں  
لطف فرما ہیں برابر حنیف  
کر دی اصلاح بھونِ مردِ ماں  
ہیں جو راہِ حق کے رہبر حنیف  
بحرِ زخارِ علوم باطنی  
نورِ خالقِ پورِ سرور (ﷺ) حنیف  
قدیم حنیف صیبِ کبریا (ﷺ)  
ہیں ہم انسانوں سے برتر حنیف  
آپ کو محمودؒ مشکل تو بنا  
تیرا بدلیں گے مقدر حنیف

## نذر داتا

حاجت ہے لطف وافر داتا حضور کی  
بس عرض یہ ہے زائر داتا حضور کی  
مومن ہوں سارے اپنے خدا کے شاہ طراز  
حکمت ہے فکرِ نادر داتا حضور کی  
حُبِ خدا تھی چہرہ بانور پہ بھی رقم  
یہ کیفیت تھی ظاہر داتا حضور کی  
سایہ ہے سر پہ آپ کے نانا حضور (سیدنا) کا  
رحمت ہے مجھ پہ قادر داتا حضور کی  
عزت بحال دہر میں اسلامیوں کی ہو  
فریاد ہے یہ شاعر داتا حضور کی  
داتا کے جو محب ہیں وہ حق دارِ خلد ہیں  
بکھد کیوں نہ ہو گی مُمکن داتا حضور کی  
احسانِ مندان کا سدا سے ہوں اور مری  
ہے حیثیت ہی شاہِ کر داتا حضور کی  
ہر سال ہے رشید کی طیبہ میں حاضری  
عظمت تو دیکھو زاہر داتا حضور کی

راجا رشید محمود

## نذر داتا

دیارِ غزنی سے لاہور آنا فیضِ عالم کا  
ہے اس کی عزت و وقعت بڑھانا فیضِ عالم کا  
ہے ہم پر سرور کون و مکاں (سیدنا) کا لطف بے پایاں  
کرم کرتے ہوئے روضہ دکھانا فیضِ عالم کا  
دلوں میں انقلابِ خوب تر کا پیدا کر دینا  
زیرِ عرفاں کو ہے ہر سو لٹانا فیضِ عالم کا  
درِ داتا ہمہ اوقات ہے مرجعِ خلائق کا  
ہر اک زائر کے لب پر ہے ترانہ فیضِ عالم کا  
علمبردار یہ ہیں نشرِ آیاتِ الٰہی کے  
تو ہے اندازِ تبلیغ عاجزانہ فیضِ عالم کا  
نہیں زُوارِ خود سے حاضرِ دربار ہو سکتے  
یہ ہوتا ہے حقیقت میں مہلانا فیضِ عالم کا  
نہ کہتے کس لیے لاہور کو داتا نگر سارے  
ہوا مشہور جب ”لنگر“ کھلانا فیضِ عالم کا  
اسے تکریم کے قابل بنانے ہی کی صورت ہے  
دلی محمود میں تشریف لانا فیضِ عالم کا

راجا رشید محمود

## نذر داتا

خواہش یہ ہے کہ شعر پر ہو صاۓ حنیف بخش  
مل جائے منقبت پہ مجھے دادِ حنیف بخش  
ازبر انھیں تھا درسِ حقیقت کا لفظ لفظ  
نانا جو ان کے آپ تھے استادِ حنیف بخش  
نسبت کا اک تسلسلِ عظمت اسے کہو  
اولادِ مصطفیٰ (ﷺ) رہے اجدادِ حنیف بخش  
اُس کی سرِ نشور شفاعت نبی (ﷺ) کریں  
حاصل رہے کسی کو جو اجدادِ حنیف بخش  
غیر خدا کی اُس کے لبوں پر ثنا ہو کیوں  
ہو نقش جس کے قلب پر ارشادِ حنیف بخش  
اس شہرِ خوش پہ سایہ اُکھافِ ذات ہے  
لاہور جو ہے معرفتِ آبادِ حنیف بخش  
میں نے کرایا کیش اسے شہرِ حضور (ﷺ) میں  
دل پر جو نقش ہو چکی تھی یادِ حنیف بخش  
محمودِ ان کی یوں بھی نہیں ہے مغفرت  
سب منقبت گو پائیں گے اسنادِ حنیف بخش

## نذر داتا

ہر خبر رکھتے ہیں داتا آپِ مزد و دُور کی  
حاضری فرمائیے منظور ہر مجبور کی  
بے کس و بے ثروت و نادار کی مجبور کی  
سیدِ جُجویر داتا نے مدد بھرپور کی  
عام کر کے آپ نے غلو و عطا و درگزر  
دردِ علقا کر دیا ہر اک مصیبت دور کی  
اُس سے علمِ معرفت پھیلا جہاں میں ہر طرف  
روضہ داتا سے پھوٹی جو تجلی نور کی  
ہے گداز و راہِ تراز معرفت کا در یہی  
سرِ نغم رہنا یہاں پڑ بات ہے دستور کی  
حشر میں جانچیں گے کتنا پیار کس کو ان سے تھا  
ہو گی اک تفریق یہ رنجیدہ و مسرور کی  
جب دعا میں واسطہ تھا سیدِ جُجویر کا  
ہر گزارش ربِّ ارحم نے ہری منظور کی  
بعد حمد و نعت ہونٹوں پر ہو داتا کی ثنا  
جب سنو محمود تم آوازِ بانگِ صُور کی

## نذر داتا

عطا ہے نبی (ﷺ) کی سخاوت کسی کی  
 نمایاں ہوئی جس سے وقعت کسی کی  
 جو ہو گی سر حشر شوکت کسی کی  
 اسی سے عیاں ہو گی عظمت کسی کی  
 یہ دیکھی ہے دنیا نے فطرت کسی کی  
 مدد کی جو پائی مصیبت کسی کی  
 سوا فیض عالم کئے دیکھی کسی نے  
 گراں مایہ اتنی دنایت کسی کی  
 لگا ہوں میں چتا ہے روضہ کسی کا  
 دلوں پر ہوئی ہے حکومت کسی کی  
 حبیب خدا (ﷺ) سی کوئی دیکھی سیرت  
 سوا اپنے داتا کئے سیرت کسی کی  
 کشافیت ہو عتقا نفاست ہو پیدا  
 جو ہو لطف فرما لکھافیت کسی کی

خدا تک رسائی کی خواہش میں لوگو! مجھے  
 راس آئی وساطت کسی کی  
 یہاں کرنے تبلیغ توحید خالق  
 تھی غزنی سے لاہور ہجرت کسی کی  
 عطا خواہگی کا نہ کیوں اوج ہوتا  
 تھی قدموں کی جانب ریاضت کسی کی  
 وہ دیکھے گا روضے پہ رحمت برستی  
 کھلی ہو جو چشم بصیرت کسی کی  
 یقین ہے سر حشر سب عاصیوں کو  
 کفایت کرے گی کفالت کسی کی  
 مدینے پہنچنا نہیں کوئی مشکل  
 ملے جب کسی کو اجازت کسی کی  
 یہ دنیا کو ہے علم داتا نگر میں  
 ہے ہر لمحہ جاری ضیافت کسی کی  
 جو ہیں جمع مدحت سراپان داتا  
 کسی کا کرم ہے عنایت کسی کی  
 نہیں محمود کیا ہوں مری منقبت کیا  
 ثنا لکھے جب رکاب قدرت کسی کی



## نذر داتا

سید مجبور کی نسبت کا پایا یہ اثر  
حشر تک ناہور کہلائے گا داتا کا نگر  
چشم بینا چاہیے محمود آئے گا نظر  
ان کے روضے پر تصدق نور خورشید و قمر  
ہیں رجال اغیب حاضر باش ان کی بزم کے  
بارگاہ رب العزت میں ہیں داتا معتبر  
ہیں یہ روحانی گورنر خط پنجاب کے  
جانتے ہیں یہ حقیقت اہل دانش دیدہ ور  
وصف حکم اور حال کی تطبیق فرماتے ہیں یہ  
تو کبھی حاضر تو ہو دربار پر پچھلے پہر  
لاڈلے شیر خدا کے ہیں یہ فرزند حسن  
یوں ہیں محبوب خدائے پاک (سنی) کے تخت جگر  
ان کا اقلیم تصوف پر تصرف دیکھ کر  
عالم حیرت میں ہیں اہل نظر اہل خبر

سچ بخش علم و عرفان کا شیف اسرار ہیں  
ان مقاصد کے لیے حاضر تو ہو کوئی باش  
ان کے ہیں مداح سارے صوفیہ متقدمین  
دین کے خورشید ہیں سرور (سنی) تو داتا ہیں قمر  
تشنگان معرفت کے ساقی خوش خلق ہیں  
جمع ہوتے ہیں جہاں سارے وہ ہے داتا کا در  
آبیاری نخل کھٹ سید مجبور کی  
کرتی ہے تو پیش کر چشم عقیدت کے گہر  
لرزہ بر اندام جب ہوں گے قیامت میں سبھی  
ویں گے داتا اپنے نانا (سنی) کی شفاعت کی خبر  
حاضر دربار داتا عارفان کاملین  
اس موقع میں رہا کرتے ہیں ہو جائے نظر  
دولت فقر و غنا پانے کو داتا کے یہاں  
عامی و زاہد سبھی پائے گئے رشیر و شکر  
تیری کیا بے چارگی محمود جب داتا حضور  
ہیں عطائے رب و فضل مصطفیٰ (سنی) سے چارہ گر

راجا رشید محمود

(”مناقب سید نور محمد بخش“ کے ان صفحات پر راجا رشید محمود کی حقیقی تصویر ملے گی ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴

## نذرِ داتا

نقصاں کیہ تعریف میں تیری! یا داتا جھویری!  
 کیہ مجال کیہ طاقت میری! یا داتا جھویری!  
 ناقصاں دا توں پیراں کمال! کڈاں دا ایں رہبر  
 کریں آسان توں راہ اوکھیری! یا داتا جھویری!  
 توں ایں نور خدا دا مظہر تیرا فیض عمومی  
 سب دلیاں توں شان اچیری! یا داتا جھویری!  
 حاجت مند کوئی جد کدھرے تیرا نام پکارے  
 کدے دی نہ توں لائیں دیری! یا داتا جھویری!  
 دُنیا وچ توں رہ کے کیتیاں سوہیا نیک کمائیاں  
 اُج وی زندہ تیری ڈھیری! یا داتا جھویری!  
 دن تے رات قبر تیری تے وطن نوری جلوے  
 تک تک روضہ ہوئے نہ سیری! یا داتا جھویری!  
 کرو خیال تے پاک وطن نوں کڈھو ایس عذابوں  
 پاکستان تے جھل پئی نہیری! یا داتا جھویری!

ایمن خیال (لاہور)

## نذرِ داتا

دل دی ایہ سڈھری رکئی دیر دی  
 منقبت لکھاں علی جھویری دی  
 پر بنے رُشنائی نہ اتھرو ہمرے  
 سوچ دی اکھ روز پنجو کیر دی  
 موز دے لکھے کمانوں تیر نوں  
 کہہ گئے ایہ بات روئی دیر دی  
 گنج بخشاں توں نہ لے اک اُدھ درم  
 کر طلب جھپیا توں بیتھوں ڈھیر دی  
 چٹھ خیاں دا نہ ویکھے ایس نوں  
 جھوٹی تولے دی اے یا فر سیر دی  
 لے کے داتا آئے چائن الف دا  
 ہو گئی جگمگ سی گگری نہیر دی  
 روشنی لئی اچھے آوے اوہ جدوں  
 دن کسے دے آپ قدرت پھیر دی  
 منقبت لکھتی تے روح بول مری  
 لکھ کاشر فیر دی توں فیر دی

سلیم کاشغر (لاہور)

## نذر داتا

میں چراں توں تاہنگھ واساں آپ دی قاصد ندا  
ہُن تہاں مینوں بلایا مک گیا اے فاصلہ  
مصطفائی مرتضائی رحمٰن نے بے حساب  
چل ریا نگر تہاوا امروں ازلی سلسلہ  
یا سخی داتا تہاوا ہاں سخاوت مان ایں  
کچھ خزانے بے بہا چوں کر دیو مینوں عطا  
دے دیو کشف العرض تے بخشید کشف القلوب  
چھہ میری نوں مرے داتا جی کریو سیف چا  
حُب تہاوی اس طرح اندراں جی تھہ کے بہہ گئی  
دوروں روضہ پاک تکیاں چڑھ دلوں جاتا اے چا  
میں ہاں اک باوا نماں دوریاں نوں چھڈ دیو  
پاں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) دے جوڑیاں دا واسطہ  
”سچ بخش فیض عالم مظہر نور خدا“  
ناقصاں را میر کمال کمالاں را رہنما“

بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ)

## نذر داتا

داتا پیا تیرے لاہور دے غوثِ قطب ہمال ہے کھمدے میں  
تھرک کچھ کے بڑی عقیدت نال مٹی تیری گلی دی پتھر دے میں  
ایہ نہیں ہويا ضرورت مٹگتے دی پوری تیرے دروازے توں ہوئی نہیں اے  
جیہڑا تیرے دربار توں گیا خالی اوہناں کے دربار وی ڈھوئی نہیں اے  
بڑے غضب دیاں نصیریاں جھٹیاں من اک ویریاں نے جدوں ہالی سی  
تتی وا نہیں لگی لاہوریاں نوں کیستی اوہناں دی آپ رکھوالی سی  
کشف الکجوب تصوف دیاں رمزاں نوں پیر مرشد وانگ سمجھاوندی اے  
جیہڑے رب نوں بھالن رُودے نے ایہ اوہناں نوں راہ دکھاوندی اے  
واقعہ دودھ والا دنیا جان دی اے روحانی علم نال اوس نوں ہار دتی  
کدھ کے نصیریاں چوں چائن بخش داتا رائے راجو دی نسل سنوار دتی  
نظام الدین اولیاء جیہڑی عظیم ہستی کشف الکجوب بارے ایہ فرمایا اے  
جس بندے دا مرشد کوئی نہیں اے ایشیہ اوہناں دی راہ دکھایا اے



پوری دنیا چوں دکھاں دے مارے ہوئے روندے ہوئے دربار تے آوندے نہیں  
تیری چھتر چھاویں بہہ کے تھوڑا جیہا چڑھڑ کے ہسدے گھراں نوں جاوندے نہیں

ایہ میرا مشاہدہ اے کسے ہو دی گل نہیں، خلقت نال یقین دے مندی اے  
ایدھر صدا کیستی، ایدھر چیز مل گئی، دیکھی تلی اے سرہوں جم دی اے

ذکر رب رسول (ﷺ) دا مہندا اے ہر ویلے رحمت دی بارش اکدی نہیں  
کیا شان اے داتا دربار تیری، کیسے ویلے تلاوت رکدی نہیں

خواجہ معین الدین چشتی اجیرنی فیض تہاڈے دربار توں پایا اے  
شعر حشر توڑی دنیا نوں یاد رہے گا، تہاڈی شان وچ جو فرمایا اے

محمد اقبال دیوانہ (لاہور)

## کشفِ تصوف

تصنیف و تالیف کی تشکیل کے مختلف کردار سامنے آتے رہتے ہیں۔ حرف و لفظ کی  
روزانہ کھیت اور خیال و فکر کی موشگافیاں موجود رہتی ہیں لیکن مشاہدہ حق کی تحقیق کو نبھانے پر  
ماہل ذوق تحقیق اسرار و غوامض حیات کی دروں بینی کرتا ہوا الگ نظر آتا ہے۔

موضوع اگر دل پر برتا ہوا ہو روح اگر مضمون کے اور چھوڑی پوری طرح حقیقت  
جان چکی ہو راستے کی تنگائیوں اور گھائیوں پر عبور ہو تہذیب و فراست کی خشک وادیاں پانی ہو گئی  
ہوں، حق رہی کی منزل پائی گئی ہو تو کشف حجاب کی صورت بنتی ہے۔

کف کوڑہ گر جس طرح سرشت گل کو نقش و نگار دیتا ہے اسی طرح عرفان ذات کی  
حاصل ہستی کے مرتبہ کا غذائی نقش اپنے اندر ایک گلشن معانی رکھتے ہیں۔

ایک دانشور اسرار نے "قلم پارس" میں حقائق کی مندر بند کیوں کو بشم و نظم پر اکسایا  
ہے۔ اس میں خوشبوئے حقیقت کے جمالی و جلالی دھارے پھوٹ رہے ہیں اور غریب ال نقد  
باتھ میں رکھنے والے یہ ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کمال حکمت کی غریب رنگ بہاریں بھی اتنی  
نکھل کرنے کھلی تھیں اور روحانیت کے پھولوں نے اپنی قبا میں اس انداز میں چاک نہ کی تھیں  
کہ ہر جس باصرہ و شائق اس سے منتفع ہو سکے۔

گلشنِ رشد و ہدایت میں چہچہانے کے خواہش مند ہر پنجھی کو اس سبب تصنیف کی  
ہوئے دلائل مست کر سکتی ہے۔ معیار اخذ و ترک معلوم کرنا ہو تو اٹھے ہوئے پردوں میں  
جھانکنا ہوگا۔

صحابِ روحانیت کو ترسے ہوئے لوگ علی جوہری کی نظر انگیز اور تہذیبی موز کتاب  
کے مندرجات سے مستفید ہونے کے بعد یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے کہ احوالِ تصوف کے  
اس تعصّب سے لفظ جب تک آشنا نہ تھی، گویا اپنے آپ سے بیگانہ تھی۔

اس مژدہ کی ہدایت اور رہنمائی میں سلوک کی منزلیں مارنے والے معصیت کے



ٹوکرے اور حرص و ہوا کی گھڑیاں اپنے سروں سے اتار پھینکتے ہیں اور عرفانِ نفس اور معرفتِ الہی کے وسیلوں سے فیض یاب ہوتے ہیں جن کی نشاندہی داندہ راز ہائے حقائق نے کمالِ حزم و احتیاط اور یقینی اعتماد کے بل پر فرمادی ہے۔ مستقبل کی گمنام پر پھیلی ہوئی ہنسی مسکراتی حق آشنائیل مقصدِ حیات کے اسرار و رموز کی خوشبو کھیر رہی ہے۔

محبوب حقائق کے کشفِ روحانیت کے بحرِ ناپید اکناہ کے بے مثل شاد و خواہر کے شناسا اور باطنوں کے راز دار داتا گنج بخش خوف اور حزن سے مامون اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہستی ہیں۔ طائرِ معنی اس ہستی کے دامِ نظر کا اسیر تھا سلطانِ چکشت کی زبانِ حق ترجمان نے اسے مظہرِ نور خدا مانا۔ وہ ہستی ہمنام علی بھی ہے اولاد علی بھی۔ اس کے نام سے منسوب گمری پر اس کا سایہ نقش کتب پا ہے اس لیے مامون ہے۔ یہ زندہ ہستی جس کے دم سے خاکِ پنجاب بھی زندہ ہوئی اور زندہ ہے اور دنیا کے طریقے بھی اسرارِ آشا ہوئی۔

دوش بوائے دہر پر سونج آرامِ علی خرامیدہ ہے تحقیق و تعقیب کی راہیں گردِ خطا ہر جہی سے اٹ بچکی ہیں ذوقِ مطالعہ حقائق ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ ملائیس قفا و تعقیب کے جواب میں لپٹی ہوئی دنیا داریاں آنکھوں کو چمکھدینے والے دامِ ہم رنگ حقیقت بچھائے بیٹھی ہیں۔

ایسے میں اگر ہم عامی عقیدت سے کچھ آگے بڑھ کر تعقیبات داتا کو کردار و عمل کی پہنائیوں پر پریشان ہونے دیں تصوف کے نام لیوا و کانداری کے ذبیہی نفع کی طمع چھوڑ دیں محققین اور دُعا لفظی اور نظری مباحث کے ساتھ ساتھ انکار گنج بخش کے اہلِ باغ نامہ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور علمِ دین کے دعویدار اور خطباء طہریت کے خول سے نکل آئیں تو کشفِ المکجوب میں بیان کردہ معارف سب کی رہنمائی کریں گے۔ ورنہ جس ڈگر پر ہم گامزن ہیں یہ تو ہمیں کسی منزل پر نہیں پہنچائے گی۔

راجا رشید محمود

(۱۲۔ فروری ۲۰۰۹ء کو "سید ابوالخیر" صوفیہ سیمینار "مسئلہ و بحث" روضہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں چھایا گیا)

## اشاریہ منقبت گویان داتا

(ترتیب حروف تہجی اہلِ تخلص)

آصف شیر چشتی (فیصل آباد)۔ ۱۰۱۰۰۰	سرور حسین نقشبندی (لاہور)۔ ۸۹
محمد اسم سعیدی (لاہور)۔ ۷۲	سلطان محمود (لاہور)۔ ۳۲
فقیر مصطفیٰ امیر (فیصل آباد)۔ ۷۰	شاہ کریم ان (سرگودھا)۔ ۷۹
انوار قر (لاہور)۔ ۸۱	شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)۔ ۸۸
الضلال احمد انور (فیصل آباد)۔ ۱۳۔ ۹۲	محمد شفیق احمد دی (لاہور)۔ ۹۰
بشیر باوا (شیخوپورہ)۔ ۱۲۴	ضیائی الدین گیلانی (ہڑپ)۔ ۹۳
میاں خورشید قادری (اسلام آباد)۔ ۱۰۳	طارق سلطان پوری (حسن ابدال)۔ ۹۳
غائب علوی (کاموگی)۔ ۴۵	محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔ ۷۷
غفر جادو چشتی (گجرات)۔ ۴۱	پروفیسر محمد عباس مرزا (لاہور)۔ ۳۲
صادق جمیل (لاہور)۔ ۵۸۔ ۶۰۔ ۶۱	محبوب الہی عطا (ہری پور ہزارہ)۔ ۹۲
محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)۔ ۸۰	عقیل اختر (لاہور)۔ ۱۰۵
بیر زادہ حمید صابری (لاہور)۔ ۶۵	فیض رسول فیضان (گوجرانوالہ)۔ ۵۳
امین خیال (لاہور)۔ ۱۲۰	قطب الدین فریدی (گڑھی شریف)۔ ۶۲
ڈاکٹر خورشید رضوی (لاہور)۔ ۱۳	سلیم کاکڑ (لاہور)۔ ۱۲۱
محمد اقبال دیوانہ (لاہور)۔ ۱۲۳	راجا رشید محمود (لاہور)۔ ۱۰۹۔ ۱۰۷۔ ۱۰۵
رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔ ۳۳۔ ۳۵۔ ۳۷	محمد حنیف نازش قادری (کاموگی)۔ ۶۹
محمد بشیر رتھی (لاہور)۔ ۳۱	غلام زبیر نازش (گوجرانوالہ)۔ ۹۸
راجہ احمد قادری (فیصل آباد)۔ ۸۳۔ ۸۵۔ ۸۶	محمد محبت اللہ نورانی (بصیر پور)۔ ۱۳۹
ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)۔ ۶۷	داجہ امیر (لاہور)۔ ۳۹
غلام رسول ساقی (گوجرانوالہ)۔ ۸۲	کریم (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری
اقبال تحریک الوہی (لاہور)۔ ۵۷	(لاہور)۔ ۱۰۶
اکرم تحریک رانی (کاموگی)۔ ۴۳	☆☆☆☆☆





عرفان الہی کی جو منزل پہ نہ پہنچائے  
 وہ سب جھوٹے کا منہاج نہیں ہے  
 دربار پہ راتا کے بجلی گردنیں دیکھو  
 کیا مملکت قلب پہ یہ راج نہیں ہے  
 جھوٹی کے "نقار" سے جسے مل گیا کھانا  
 وہ گنج گراں بابہ کا محتاج نہیں ہے  
 آ سب جھوٹے کے دربار میں اور دیکھو  
 کیا بحر سخاوت یہاں موج نہیں ہے  
 بحریم کے قابل تو کہاں ہے تے سر پہ  
 گرد در راتا کا اگر تاج نہیں ہے

کل پائے گا کیسے تو پیمبرؐ کی شفاعت  
 داتا کاشن گو تو اگر آج نہیں ہے

دروازہ راتا پہ بند کرنا کسی کی  
 محمول نہیں ہے یہ کوئی ہنج نہیں ہے  
 کرنا ہے جیس راتا کے ہر سال مناج  
 محمود بھی کیا تری معراج نہیں ہے  
 راجا رشید محمدؒ